علامات قیامت

اور

امام مھدی رضی اللہ عنہ کا ظہور

بیان از

(ڈاکٹر) مفتی حماد فضل

خلیفہ مجاز حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتھم

پرنسپل جامعہ طہ

نائب مفتی دارالافتاء جامعہ طہٰ

چیئرمین دارالنور فاونڈیشن

نام کتاب: .... علاماتِ قیامت اور امام مھدی رضی اللہ عنہ کا ظہور

مؤلف: .... مفتی حماد فضل

بارِاوّل: .... مارچ ۲۰۱۸ء

ضبطِ تحریر: .... فخر الزمان ذاکر

ٹائٹل: .... محمد عاطف

کمپوزنگ: .... مولانا بلال جہانگیر

پروف ریڈنگ: .... چیئرمین دارالنور فاونڈیشن

ناشر: .... دارالنور پبلی کیشن ٹیم

ملنے کا پتے

- ❖ جامعہ طہٰ اکیڈمی روڈ والٹن لاہور............0304-4155140
- ❖ مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار، لاہور
- ❖ ادارہ اسلامیات۔لاہور۔کراچی
- ❖ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور
- ❖ مکتبہ الفقیر مہد الفقیر الاسلامی جھنگ

  اکوڑہ خٹک
- ❖ دارالاشاعت کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و کفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید

﴿فھل ینظرون اِلاالساعۃ ان تاء تیھم بغتۃ فقد جاء اشراطھا فانی لھم اذا جاء تھم ذکرٰھم﴾

اللہ جَلَّ شانہ نے یہ دنیا بنائی۔ تو جب سے یہ دنیا بنائی ہے، فنا کا داغ اس دنیا کے ساتھ اور اس دنیا کی جتنی بھی اشیاء ہیں، انکے ساتھ لگا ہوا ہے۔ ہمیشہ رہنے والی ایک ذات صرف اللہ کی ہے۔ یہ دنیا جب سے بنی ہے، اس دن سے اپنے اختتام کی طرف رواں دواں ہے۔ با الفاظ دیگر یوں کہیے کہ کوئی بھی شئے جس وقت دنیا میں اپنے وجود میں آتی ہے، تو وجود میں آتے ساتھ ہی اس کا اختتام کی طرف سفر شروع ہو جاتا ہے۔ ہم نئی گاڑی لیتے ہیں۔ اور نئی گاڑی لیتے وقت خواہش یہ ہوتی ہے۔ کہ یہ خراب نہ ہو لیکن یہ ہماری بھول ہے کہ جو بھی چیز اس دنیا کے اندر بن گی، چونکہ اس دنیا کی ہر شئی کے ساتھ فنا کا داغ لگا ہوا ہے، لہٰذا ہر وہ شے جو بنے گی، ہر وہ شے جو دنیا کے اندر وجود میں آرہی ہے، وہ وجود میں آتے ہی اپنے اختتام کی طرف رواں دواں ہے۔ کوئی جلدی چلی جاتی ہے، کوئی تاخیر سے چلی جاتی ہے۔ لیکن جانی ہر شئی ہے۔ یہ دنیا بھی اپنے اختتام کی طرف رواں دواں ہے۔ دنیا کا اختتام کب ہوگا؟ قرآن کریم میں اس کو قیامت کہا گیا۔

﴿قیامت کے مختلف نام﴾

قیامت کے کم وپیش بیس کے قریب الفاظ ہمیں قرآن کریم میں ملتے ہیں، جو اللہ جلّ شانہ نے قیامت کے بارے میں ذکر کیے ہیں۔ جب کہ امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر ابن کثیر کے اندر لکھا ہے کہ قیامت کے کم بیش اسی (۸۰) سے زائد نام آتے ہیں اور وہ انہوں نے گنوائے۔ مثلاً قران کریم کے اندر (ساعۃ) کا لفظ استعمال کیا گیا قیامت کے لیے ﴿ان الساعة لآتية لاريب فيها﴾ بے شک قیامت کی گھڑی آنے والی ہے۔ اور اس میں کس قسم کا شبہ نہیں۔

اسی طرح سے (یوم البعث) اٹھنے کا دن، یہ بھی قرآن کریم میں قیامت کے لیے استعمال ہوا ہے۔

﴿لقد لبثتم فی کتاب الله الیٰ یوم البعث﴾

کہ بے شک تم کتاب کے اندر اء، اللہ کے مقرر کیے گئے یک وقت معلوم تک اٹھائے جانے کے دن تک، اس دنیا میں ٹھہرو گے۔ اور اس کے بعد اللہ جلّ شانہ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔

﴿یوم الدین﴾. فیصلے کا دن جیسے ﴿ مالک یوم الدین ﴾

﴿یوم الحسرة﴾ .حسرت کا دن جیسے ﴿انذرهم یوم الحسرة ﴾

﴿الدّارالآخرت ﴾ آخرت کا گھر جیسے ﴿ان الدارالآخرة لهیَ الحَیَوان﴾

یہ بھی قرآن میں قیامت کے لیے استعمال کیا گیا ہے.

﴿یومُ التناد ﴾. جیسے ﴿انی اخاف علیکم یوم التناد ﴾ قرآن میں کہا گیا۔

اسی طرح سے ﴿دار القرار ﴾ ،قرار کا گھر۔ مؤمن کو قرار تو وہاں ہی ملے گا نہ! ﴿ان الآخرة هی دار القرار ﴾

﴿یوم الفصل﴾. جدائی کا دن .﴿هذا یوم الفصل﴾

﴿یوم الجمع.﴾ جمع ہونے کا دن .﴿یوم الجمع لا ریب فیه﴾.

﴿یوم الحساب﴾. حساب کا دن﴿.هذا ما تو عدون لیوم الحساب﴾

﴿یوم الوعید﴾. وعید کا دن﴿ذالک یوم الوعید﴾

﴿یوم الخلود﴾. ہمیشگی کا دن.﴿ذالک یوم الخلود﴾

اسی طرح﴿یوم الخروج، الواقعه، الحآقه ،الطآمته الکبریٰ، الصّآخة،الاٰزفه ، القارعة﴾ اور اسی طرح سے (قیامت) کا خود نام،﴿لا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَه﴾ قرآن کریم میں مذکور ہے. قیامت، کا عقیدہ ان عقائد میں سے ہے، کہ جو شخص قیامت کا نہیں ماننے والا ،تو وہ ایمان میں داخل نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ مشرکین مکہ قیامت کے منکر تھے۔وہ کہتے تھے کہ جب ہم دنیا میں مٹی کے اندر ریزہ ریزہ ہوجائیں گے ہمیں کیسے اٹھایا جائے گا؟

﴿قیامت کا علم﴾

قیامت کا حقیقی اور تفصیلی علم، کہ قیامت کس وقت واقع ہوگی؟ یہ صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔﴿ویقولون متیٰ هذالوعد ان کنتم صٰدقین﴾کفار پوچھتے ہیں کہ آپ اگر سچے ہیں،تو یہ قیامت کا وعدہ کب واقع ہوگا؟۔اللہ جلّ شانہ نے کئی جگہ قرآن کریم میں صراحتاً تصریح فرمائی کہ بے شک اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔﴿قل انما العلم عند الله﴾ بے شک اس کا تفصیلی علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔﴿قل انما علمها عند ربی﴾ آپ فرمادیجئے اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے۔تو قیامت کا مکمل علم۔کس وقت واقع ہوگی ، یہ اللہ ہی کو پتہ ہے۔چنانچہ حدیث جبرائیل میں ، بخاری شریف کی مشہور

حدیث ہے، حضرت جبرائیلؑ حضورﷺ کی خدمت میں ہوے اور پوچھا کہ یارسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ تو اللہ کے حبیبﷺ نے ارشادفرمایا کہ ﴿مـا الـمسئـول منـه باعلم من السائل﴾

جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: لہ آپ کچھ علامات کے بارے میں بتادیں ،تو اللہ کے حبیبﷺ نے کچھ علامات کے بارے میں بتلایا۔

یہ جوعلامات کے بارے میں بتلانا ہے، اس کا تذکرہ قرآن میں کیا گیا ﴿تِـلْـكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نوحيه اليک﴾ کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جواے حبیبﷺ! ہم آپ کی طرف کررہے ہیں ۔تو اللہ نے اپنے حبیب علیہ السلام کوسب سے زیادہ غیب کی خبریں بتلائیں اور اللہ کے حبیبﷺ نے اپنی اس امت کو بتائیں ۔قیامت کے احوال ایسے ہیں کہ ہر نبی جوبھی آتا رہا وہ قیامت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرتا رہا، ہر نبی اپنی امت کو قیامت کے بارے میں آگاہ کرتا رہا۔

قیامت کے احوال اور قیامت کی سب سے بڑی علامت ہے ''دجال '' اور دجال کے فتنے کے بارے میں ہر نبی آگاہ کرتا رہا۔اس وقت اسکے بارے میں، احادیث مبارکہ اور شریعت میں، جو دجال کے بارے میں کلام ہے، وہ اتنا تفصیل سے ہے کہ آج کے موضوع میں دجال پہ تو کلام نہیں ہوسکے گا۔ ''علامات قیامت اور امام مہدیؑ'' کی علامات پر ہم بات کریں گے ان شاءاللہ۔ اللہ نے چاہا اور زندگی رہی اور توفیق دی تو ان شاءاللہ ایک یادو ہفتوں کے بعد ''دجال اور علامات قیامت کے حوالے سے مستقل ''دجال'' کے بارے میں کلام ہوگا۔

﴿قرآن مجید میں علاماتِ قیامت کا تذکرہ﴾

اللہ جل شانہ نے قران کریم کے اندر ہی علامات قیامت کا تذکرہ خود بھی کیا ہے۔
﴿اقتربت الساعة وانشق القمر﴾ قیامت قریب آ گئی اور چاند دو حصوں میں ہو گیا ﴿فهل ينظرون اِلاالساعة ان تاء تيهم بغتة فقد جاء اشراطها﴾ کیا یہ لوگ قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان کے اوپر آ پڑے ﴿فَقَدْجَاءَ اَشْراطها﴾ سورۃ محمد کی آیت ہے۔ اللہ جل شانہ نے کہا: بے شک، تاکید کے ساتھ کہا کہ بے شک، جاء اشراطها اس کی علامات تو آ چکی ہیں۔ اب قیامت کی وہ کونسی علامات ہیں جو آ چکی ہیں اور وہ کونسی علامات ہیں جو گزر رہی ہیں اور گزر چکی ہیں اور آ رہی ہیں۔

سب سے پہلے تو ہمیں یہ بات سمجھنی ہے کہ علامات قیامت اور امام مہدی کا موضوع جاننا کیوں ضروری ہے؟

یہ جاننا اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنا قبلہ اللہ جل شانہ کی طرف ٹھیک کرسکیں۔ اپنے اعمال کی فکر کرسکیں فوراً متوجہ ہوں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے حبیب ﷺ نے بے شمار احادیث مبارکہ میں قیامت کی علامات کو بیان فرمایا۔ قیامت کے آنے والے واقعات سے اپنی امت کو خبردار کیا۔ حدیث کی شائد ہی کوئی ایسی کتاب ہوگی، کہ جس کے اندر آپ کو علامات قیامت کے حوالے سے احادیث نہ ملیں۔

تقریباً احادیث مبارکہ کا ہر مجموعہ، اس میں احادیث مبارکہ ایسی موجود ہوں گی کہ جس میں علامات قیامت کے حوالے سے کلام فرمایا گیا ہو۔

علاماتِ قیامت کی تین اقسام

علامات قیامت کو اگر تقسیم کیا جائے تو یہ تین طرح کی علامات میں تقسیم ہوتی ہیں۔

پہلی قسم :......سب سے پہلی وہ علامات کہ جو قیامت سے کافی عرصہ پہلے واقع ہوچکی ہیں، یعنی قیامت کے وقوع سے پہلے، ان کا جو وقوع ہے، وہ کافی عرصہ پر محیط ہے۔امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب ''التذکرہ'' کے اندر اس قسم کی علامات کو ''علامات صغریٰ'' کا نام دیا ہے، کہ وہ علامات جو قیامت سے پہلے واقع ہوچکی ہیں۔

دوسری قسم :......کی وہ علامات ہیں جن کو ہم ''علامات متوسطہ'' کہتے ہیں ۔یہ علامات متوسطہ کونسی علامات ہیں؟۔یہ وہ علامات ہیں کہ ان کے دو حصے ہیں، ایک وہ حصہ ہے کہ جو واقع ہو چکا ہے اور دوسرا حصہ واقع ہو رہا ہے۔آپ یوں سمجھیں کہ علامات متوسطہ وہ علامات کہلائیں گی کہ جن کا پہلا درجہ تو واقع ہو چکا ہے اور انتہائی درجہ واقع ہو رہا ہے۔

ہمارے زمانے مین بھی ہو رہا ہے اور اگلے زمانے میں مزید شدت آئے گی جھوٹ کا ظاہر ہو جانا پھیل جانا۔بے حیائی کا پھیل جانا۔

سود کا پھیل جانا۔امانت کا اُٹھالیا جانا یہ وہ علامات متوسط کہلاتی ہیں۔کہ یہ علامات ہمارے سامنے ظاہر ہو رہی ہیں۔

اور ان کی شدت مین دن بدن تیزی آتی جارہی ہے۔آج سے دس سال پہلے جو بے حیائی تھی اور آج جو بے حیائی ہے

شدت آگئی ہے۔اور آگے مزید آتی جائے گی۔جھوٹ، امانت، شراب، کا پھیل جانا، یہ وہ علامات متوسطہ ہیں جو واقع ہو رہی ہیں اور مزید شدت کے ساتھ واقع ہوں گی۔

تیسری قسم :......کی وہ علامات ہیں جن کو علامات کبریٰ کہتے ہیں۔جن کے ظہور کے بعد جلد ہی قیامت ظاہر ہو جائے گی۔ایک اور عالم، شیخ محمد برزنجیؒ، انہوں نے معرکتہ الآرا کتاب' **الاشاعة فی اشراط الساعة**' لکھی۔اس میں انہوں نے اسی قسم کی تین علامات کی تقسیم بیان کی ہے۔جتنے بھی بعد والے مصنفین نے علامات قیامت کے اوپر بیان کیا، سب نے

بنیادی طور پر انہی دو کتابوں سے استفادہ کیا۔ایک امام قرطبیؒ کی ''التذکرہ'' اور دوسری امام برزنجیؒ کی ''الاشـــاعۃ''۔ابونعیم کی کتاب الفتن بھی اسی میں شمار ہوتی ہے۔اس بیان کی تیاری کے لیے کم وبیش پینتیس سے زائد کتب دیکھنے کا اتفاق ہوا اور جس وقت کتب کو دیکھا تو اپنی تہی دامنی کا احساس ہوا۔وقت کی قلت کا بھی احساس ہوا اور موضوع کی وسعت کا بھی احساس ہوا کہ یہ موضوع اتنا بڑا ہے اور اتنا زیادہ اس کے بارے میں شریعت کے اندر ہمیں اس کے بارے میں بتلایا گیا ہے، کہ اس کا احاطہ اس ایک تھوڑے سے وقت کے اندر بہت مشکل ہے۔کوشش کروں گا کہ جلد از جلد، جلدی جلدی ان علامات کا تذکرہ کرتے جائیں اور اپنے اصل مقصود پہ آئیں۔تو علامہ برزنجیؒ نے انہی علامات کو، علامات بعیدہ، متوسطہ اور قریبہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ان کی میں تعریف میں کوئی فرق نہیں ہے۔صرف ٹائم کا فرق ہے علامہ برزنجیؒ نے انہیں علامات کا جن کا ظہور بہت پہلے ہو چکا ہے ان کو علامات بعیدہ نام دے دیا۔امام قرطبی نے انہیں علاماتِ صغریٰ کہہ دیا۔

متفق دونوں اس بات پر ہیں، کہ علامات صغریٰ یا علامات بعیدہ وہ علامات ہیں، جو واقع ہو چکی ہیں اور ان کا جو ٹائم ہے کافی فاصلے پر ہے، یعنی قیامت سے کافی پہلے واقع ہو چکیں۔اور علاماتِ متوسطہ میں بھی دونوں متفق ہیں، کہ علامات متوسطہ وہ علامات ہیں جو ہو رہی ہیں اور آگے چل کر ہوتی رہیں گی، اور علاماتِ قریبہ بالکل قربِ قیامت میں آئیں گی۔

علامات کا خلاصہ

ان علامات صغریٰ کا اگر احاطہ کیا جائے تو کم وبیش پندرہ کے قریب پر علامات بنتی ہیں کہ جو واقع ہو چکی ہیں۔کم وبیش سو 100 کے قریب وہ علامات بنتی ہیں کہ جن کو علامات متوسطہ کہتے ہیں، ۱۰۰ سے بھی زائد بنتی ہیں، اور سب کا تذکرہ احادیث میں آیا ہے۔اسی

طرح کم وبیش 35 کے قریب وہ علامات ہیں جن کو ہم علامات کبریٰ کہتے ہیں، اور اگر ان 35 علامات کو بھی summarise کریں تو وہ سمٹ کے 15 میں سمٹ جاتی ہیں، تو ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ 15 کے قریب وہ علامات ہیں جو واقع ہو چکی، سو100 کے قریب وہ علامات ہیں جو واقع ہو رہی ہیں، اور ان کی شدت میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے گا، صرف دس پندرہ علامات باقی رہ گئی ہیں۔

علامات صغریٰ یا بعیدہ میں سے جو واقع ہو چکیں

وہ علامات کونسی ہیں جو واقع ہو چکی ہیں؟

پہلی علامت

سب سے پہلی علامت تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت ہے آقا علیہ السلام کا مبعوث ہونا۔ مسلم شریف کی روایت ہے کہ ﴿بعثت انا والساعة کھاتین﴾ اللہ کے حبیب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اور قیامت کی گھڑی کو اس طرح ملا کے بھیجا گیا ہے اور یہ کہہ کر آپ علیہ السلام نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کو ملا کر دکھایا۔ جس طرح یہ ملی ہوئی ہیں، اسی طرح سے مجھے اور قیامت کو ملا کر بھیجا گیا ہے۔

دوسری علامت

دوسری علامت شق قمر ہے جس کے بارے میں قرآن مجید میں کہا گیا کہ ﴿اقتربت الساعة وانشق القمر﴾ قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ چاند کا آقا ﷺ کی انگلی مبارکہ کے اشارے سے دو ٹکڑوں میں ہونا یہ بطور معجزہ کے ہوا۔ اور یہ دو ٹکڑے پھر آپس میں باہم مل گئے۔

تیسری علامت

تیسری علامت نبی علیہ السلام کی وفات ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ جس کے اندر اللہ کے حبیب علیہ السلام نے چھ علامتوں کو صحابہؓ کو گنوایا، ارشاد فرمایا۔ بخاری شریف کی روایت ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے حبیب علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ کہ ''تم چھ علامات کو قیامت سے پہلے شمار کرلو۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے اپنی وفات کا تذکرہ فرمایا۔ پھر آپ علیہ السلام نے تذکرہ فرمایا، بیت المقدس کی فتح کا۔ پھر آپ علیہ السلام نے تذکرہ فرمایا، ایک زبردست موت کا جو تم میں بکری کی وباء کی طرح خاص بیماری کی طرح پھیل جائے گی۔ چوتھی بات آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمائی کہ پھر تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی۔ پھر فرمایا پھر تم پر فتنے پھیلیں گے۔ ایسا فتنہ جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ تمہاری بنو اسفر، بنو اسفر سے مراد اہل یورپ اہل روم ہیں کہ ان سے صلح ہو گی اور وہ تم سے بدعہدی کریں گے تمہاری طرف 80 جھنڈوں تلے جمع ہوں گے ہر جھنڈے کے تحت 12000 ہزار کا لشکر ہوگا'' تو کم وبیش یہ 960000 کے قریب تعداد بنتی ہے۔

چوتھی علامت

یہ جو علامات اس حدیث مبارکہ کے اند بیان کی گئی تو ان میں سے دوسری علامت جو آپ ﷺ نے گنوائی وہ ہے بیت المقدس کی فتح۔ بیت المقدس کی فتح سے کیا مراد ہے ؟ بیت المقدس کی فتح کی یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ چوتھی علامت ہے، جو پوری ہو چکی ہے۔ بیت المقدس سب سے پہلے فتح ہوا تھا، حضرت عمر بن خطابؓ کے دور میں۔ دوسری فتح بیت المقدس کی ہوئی، صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں اور تیسری فتح کے ہم سب منتظر ہیں۔

پانچویں علامت

پانچویں علامت جو اس حدیث میں ارشاد فرمائی کہ تم میں موت پھیلے گی اور وہ موت ایسی کثرت کے ساتھ پھیلے گی۔ کہ جس طرح سے قعاص کی وباء بکریوں میں پھیلتی ہے ،اسی طرح سے پھیلے گی۔ یہ قعاص کی وباء کیا ہے؟ یہ بکریوں کے اندر ایک وبائی بیماری ہے کہ بکریوں کے ناک سے مادہ نکلتا ہے اور اس مادے کی وجہ سے بکریاں بہت تیزی سے مرتی چلی جاتی ہیں اور بکریوں کے ریوڑ کے ریوڑ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ علامت کب پوری ہوئی ،حافظ ابن حجر عسقلانیؒ جو بخاری شریف کے شارح ہیں ،اور بخاری شریف کے سب سے بڑے اور مستند ترین شارح ہیں ،ساتویں سے آٹھویں صدی ھجری میں گزرے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ یہ علامت پوری ہو چکی ہے۔

عمواس بیت المقدس کے قریب بستی ہے ،اس بستی میں سن 18 ہجری کے اندر طاعون کی وباء پھیلی اور اس طاعون کی وباء کے اندر 25000 مسلمان انتقال کر گئے ،جن میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ بھی تھے ،حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ ایسے بڑے بڑے صحابہؓ تھے ،جو اس طاعون کے وبائی مرض میں انتقال کر گئے ،تو امام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: کہ یہ علامت جو حدیث میں اللہ کے نبی علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ تم پر موت بہت تیزی سے پھیلے گی ،جس طرح سے بکریوں کی وباء پھیلے گی تو یہ علامت عمواس کے طاعون کی شکل میں پوری ہو چکی ہے۔

ایک اہم بات

علاماتِ قیامت کے حوالے سے ایک بات میں عرض کرنا ضروری سمجھوں گا کہ دیکھیں جو علامات اس وقت ہمارے سامنے آرہی ہیں یا آگے آپ سنیں ہم اپنے زمانے کے اندر تطبیق

اس پر یقینی طور پر نہیں دے سکتے کہ یہ وہی علامت ہے ہاں ہم احتمال ظاہر کر سکتے ہیں کہ یہ بھی ہمارا احتمال ہے، اور غالب گمان ہے کہ یہی لگتا ہے۔ ہاں وہ علامت کہ جس کے بارے میں محدثین اور علمائے امت متفق ہیں کہ یہ علامت پوری ہو چکی ہے، تو اس کے بارے میں تو ہم اس بات کا جزم کر سکتے ہیں لیکن حقیقی حال تو اللہ ہی کو علم ہے۔ باقی جو علامات ہیں جو کہ ظاہر ہو رہی ہیں، جیسا کہ ابھی آگے آئیں گی، سفیانی کا خروج، شام میں قتل وغارت، عراق کے اندر قتل وغارت یہ ساری علامات ابھی آئیں گی۔ کیا عصر حاضر میں ہم اس کو منطبق کر سکتے ہیں؟ ہم احتمال ظاہر کر سکتے ہیں لیکن ہم 100 فیصد Accurate کبھی نہیں کہہ سکتے یہ وہی علامت ہے۔ احتمال ہے، حقیقت اللہ ہی کو معلوم ہے۔

چھٹی علامت

چھٹی علامت اللہ کے حبیب علیہ السلام نے یہ فرمائی، بخاری شریف کی اس روایت کے اندر کہ طاعون کی وبا پھیلنے کے بعد تم میں مال کی کثرت ہوگی۔ یہ مال کی کثرت کیسے ظاہر ہوئی کہ جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام پھیلا۔ بیت المقدس اور جتنے دیگر علاقے تھے، یہ فتوحات میں آئے، مسلمانوں کو اللہ نے فتوحات نصیب کرنا شروع کیں تو اس وقت یہ مال کی کثرت کی علامت بھی ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نے ''ثم'' کا لفظ ارشاد فرمایا کہ جب طاعون کی وبا پھیلے گی، اس کے بعد یہ ہوگا تو ''ثم'' تراخی کے لئے آتا ہے، تاخیر کے لئے آتا ہے، اور وہ تاخیر کتنی ہے وہ اللہ ہی کے علم میں ہے۔

بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ یہ مال کی جو کثرت ہے، جس کا حدیث میں تذکرہ فرمایا تھا، یہ عربوں میں اب ظاہر ہوئی، کہ عربوں کے پاس اس وقت جو oil کی شکل

میں پیسہ آیا ہے تو یہ حدیث کی وہ علامت ہے، جس کا تذکرہ فرمایا تھا کہ تم میں مال کی کثرت ہوگی۔

ساتویں علامت

اس پر اشکال یہ ہوتا ہے، کہ اللہ کے نبی علیہ السلام نے مال کی کثرت کو پہلے بیان فرمایا اور پھر فرمایا پھر تم میں فتنے پھیلیں گے اور یہ فتنے کب پھیلے۔ محدثین کا اس پہ بھی اتفاق ہے۔ ابوداود، اور ابن ماجہ، اور مسند احمد بن حنبلؒ کی روایت ہے ﴿ان بین یدی الساعة فتنا﴾ کہ ''قیامت کی گھڑی سے پہلے فتنے ہوں گے'' ﴿کقطع اللیل المظلمه﴾ '' جس طرح اندھیری رات کے ٹکڑے'' ۔اس طرح فتنے تیزی سے آئیں گے اور امید کی کوئی کرن نہیں نظر آئے گی۔ یصبح الرجل مؤمنا و یمسی کافرا و یمسی مؤمناو یصبح کافرا '' آدمی صبح کرے گا اس حال میں کہ وہ مومن ہے اور شام کرے گا اس حال میں کہ وہ کافر ہوگا، اور پھر شام کرے گا اس حال میں کہ وہ مومن ہے اور صبح کرے گا اس حال میں کہ وہ کافر ہے''۔

ان فتنوں کے خروج کے بارے میں احادیث میں ہمیں مزید کچھ اشارے ملتے ہیں۔ بخاری شریف کی ایک روایت ہے:

﴿عن ابن عمر رضی اللہ عنهما انه سمع رسول اللہ ﷺ وهو مستقبل المشرق﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب علیہ السلام سے سنا اس حال میں کہ آپ ﷺ مشرق کی طرف اشارہ کررہے تھے۔ مدینہ منورہ کا جو مشرق ہے اس طرف

عراق آتا ہے، کوفہ آتا ہے، تو مدینہ منورہ کے مشرق کی طرف اشارہ کر کے ﴿یقول﴾ فرمایا اللہ کے نبی علیہ السلام نے کہ ﴿الا﴾ خبردار ﴿ان الفتنة ھٰھُنا﴾ فتنے اس جگہ سے پھوٹیں گے، ﴿الا﴾ خبردار ﴿ان الفتنة ھٰھُنا﴾ فتنے اس جگہ سے پھوٹیں گے۔ مشرق کی طرف سے یعنی عراق اور کوفہ کی طرف سے۔ یہ دو دفعہ ارشاد فرمایا۔

یہ فتنے کیسے پھوٹے سب سے پہلا فتنہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا کہ جو بلوائی آئے تھے وہ عراق ہی کی جانب سے آئے اور سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد، اس صورت میں ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کے اندر لڑائی پھوٹ پڑی۔

آٹھویں اور نویں علامت

مسلمانوں کی لڑائی کا دوسرا مرحلہ کب آیا وہ معرکہ جمل کی صورت میں، جس کے پیچھے یہی بلوائی تھے جو عراق سے آئے تھے۔ معرکہ جمل کا تذکرہ بھی ہمیں حدیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ پیاری امی عائشہ رضی اللہ عنہا صلح کرانے کے ارادے سے تشریف لائیں تھیں۔ اور جو ہوا اس میں ساری سازش انہی بلوائیوں کی تھی۔

اسی طرح جنگ صفین۔ اس کا تذکرہ بھی ہمیں حدیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ اور اگر ان تین علامات کو شمار کیا جائے تو نو علامات بنتی ہیں جو کہ پوری ہو چکی ہیں۔ جنگ صفین کے بارے میں حدیث میں ارشاد ہے فرمایا اللہ کے نبی کریم ﷺ نے بخاری شریف میں ہے ﴿لا تقوم الساعة﴾ قیامت قائم نہیں ہوگی ﴿حتیٰ تقتتل فئتان عظیمتان یکون بینھما مقتتلة عظیمة دعواھما واحدة﴾ یہاں تک کہ لڑائی کریں گے مسلمانوں کے دو عظیم گروہ اور ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی اور حال یہ ہوگا کہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں جس جنگ کے بارے میں ارشاد کیا

گیا ہے یہ جنگ صفین تھی اور یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔ اسی طرح جن فتنوں کا اشارہ عراق کی طرف کیا گیا تھا، تاریخ کو ٹٹولیں کہ وہ کون کون سے فتنے تھے۔

خوارج کا فتنہ بھی ظاہر ہوا جس کے بارے میں حدیث میں کہا گیا کہ پہلے مال کی کثرت ہوگی پھر فتنے ہوں گے۔ اور فتنے ایسے ہوں گے کہ تمام عرب ہی اس میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اگر تاریخ کا آپ جائزہ لیں تو مسلمانوں کے اندر جتنی بھی فرقہ واریت پھیلی ہے، اس کی ابتدا سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت سے ہوئی اور شہادت سے یہ بلوائیوں کے، روافض کے، خوارج کے، باطنیہ کے یہ فتنے پھیلے اور پھیلتے ہی چلے گئے۔ قدریہ آرہے ہیں۔ جبریہ آرہے ہیں اتنے تیزی سے فرقے بنے اتنے تیزی سے فتنے پھیلے کہ اس عرصے کو اگر آپ دیکھیں تو پوری ہسٹری ایک طرف ہے اور اُس دور کے فرقے ایک طرف ہیں۔ خوارج کا فتنہ بھی مشرق کی طرف سے پھوٹا، خوارج کون لوگ تھے؟ یہ وہ لوگ تھے جو نعوذ باللہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر کہتے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نعوذ باللہ کافر کہتے تھے، ان کے بارے میں حدیث میں اللہ کے نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے، بخاری شریف کی روایت ہے، فرماتے ہیں۔

﴿یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة﴾ یہ لوگ دین میں سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر اپنی کمان سے نکل جاتا ہے۔ اور عجیب ترین بات یہ ہے کہ داعش جو کہ موجودہ زمانے کا بہت بڑا فتنہ اور کفار کی سازش ہے، وہ بھی انہی خوارج کے نقش قدم پر ہے، اور ہے بھی اسی عراق سے جس کے بارے میں اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتنوں کا بتایا۔ بلکہ حدیث میں جس نجد کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہاں سے فتنے اور زلزلے ہوں گے، وہ نجد عراق ہی ہے۔

اسی طرح سے بخاری شریف کی ہی روایت میں حروریہ کا ذکر آتا ہے کہ فتنہ کا کہاں

سے پھیلے گا، یہ حروریہ سے پھیلے گا اوران کوحروریہ کہا گیا ہے۔اور حروریہ کہاں ہے؟ یہ کوفہ کے پاس ایک جگہ ہے جہاں سے خوارج کا جوامام تھاوہ حرورہ کا رہنے والا تھا،تو یہ خوارج کا فتنہ ہے ،یہ علامت بھی پوری ہوچکی ہے،جس کوحدیث میں ذکر کیا گیا تھا یہ نویں علامت بنتی ہے۔

دسویں علامت

دسویں علامت جو کہ پوری ہوچکی ہے وہ ہے سرزمین حجاز سے آگ کا نکلنا، بخاری ومسلم شریف میں روایت ہے۔﴿لاتقوم الساعة﴾ قیامت قائم نہیں ہوگی ﴿حتی تخرج نارٌ من حجاز﴾ یہاں تک کہ ارض حجاز سے ایک آگ بھوٹے گی اور وہ آگ کیسی ہوگی کہ اس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوجائیں گی۔ یہ آگ کب نکلی امام نوویؒ جو کہ مسلم شریف کے شارح ہیں اور بہت بڑے محدث ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہ آگ 654ہجری کے اندر نکلی تھی اور یہ علامت بھی پوری ہوچکی ہے۔

اس آگ کی تفصیل کا تذکرہ دوسری احادیث میں ملتا ہے۔جس کا مفہوم ہے، کہ اللہ کے نبی علیہ السلام نے اس آگ کی جو نشانی بتلائی تھی وہ یہ فرمائی تھی کہ آگ حجاز سے نکلے گی اور وادی کی طرح پھیلے گی۔جس طرح سے ایک وادی ہوتی ہے۔اس طرح یہ وادی کی طرح یہ آگ پھیلے گی،پھیلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ بصرہ جو کہ عراق میں ہے وہاں تک پہنچے گی۔مدینہ سے نکلے گی یہ آگ اور عراق بصرہ تک اُس کی روشنی جائے گی۔اتنی آگ پھیلے گی۔

محدث امام ابوشامہؒ جواُس دور میں گزرے ہیں ان کے حوالے سے امام قرطبیؒ نے التذکرہ میں لکھاہے۔وہ فرماتے ہیں کہ

”جمادی الاخریٰ 654ہجری کی 3 تاریخ اور بدھ کی رات تھی کہ جب مدینہ منورہ

میں ایک ہولناک گونج سنائی دی اس کے بعد زلزلہ آیا۔ زمین، دیواریں سب ہلتی رہیں اور تین دن تک یہ زلزلہ آتا رہا۔ بدھ کو یہ زلزلہ شروع ہوا اور جمعہ تک یہ زلزلے کے جھٹکے چلتے رہے۔ پھر ایک عظیم آگ مدینہ منورہ میں حرہ کے مقام پر، جو بنوقریظہ کے قریب ہے، وہاں سے ظاہر ہوئی''

حرہ کے مقام پر اس وقت بھی آتش فشاں پہاڑ ہے، جو ٹھنڈا ہو چکا ہے۔ یہ اس وقت پھٹا تھا اور یہ آگ، فرماتے ہیں کہ 52 روز تک لگی رہی۔ یہ آگ حرہ سے پھیلی اور پھیل کر بصرہ تک گئی، لیکن اس آگ کی عجیب بات یہ تھی کہ یہ آگ حرہ، جو کہ مدینہ منورہ کی حدود حرم ہے، اس سے باہر ہے، اس میں پھیلی لیکن مدینہ منورہ کی حدود حرم میں داخل نہیں ہوسکی حتیٰ کہ قاضی سطر الدین جو اس دور میں قاضی تھے بصرہ میں، اور مدرس تھے وہ بصرہ کے لوگوں کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ''یہ آگ اتنی پھیلی کہ بصرہ کے ایک آدمی سے میں نے پوچھا۔ اس نے اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا کہ یہ آگ اتنی تھی کہ ہم رات کے وقت میں اپنے اونٹوں کی گردنیں اس آگ کی روشنی میں روشن دیکھتے تھے، کہ ہم ذبح کرنا چاہیں تو ہم ذبح آرام سے کرلیں۔

اسی طرح علامہ قطب الدین قسطلانیؒ جو کہ بخاری شریف کے شارح ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ حرہ کے پتھروں کے پاس ایک پتھر تھا آنکھوں دیکھا حال لکھا ہے، اس شب کے حوالے سے کہ ''جس وقت یہ آگ لگی تو آدھا پتھر حدود حرم میں تھا اور آدھا پتھر حدود حرم سے باہر تھا، آگ نے اس آدھے پتھر کو تو لپیٹ میں لیا لیکن جس وقت جیسے ہی وہ حدود حرم میں داخل ہوئی تو وہ آگ بجھ گئی۔'' اسی طرح علامہ ابن کثیرؒ نے البدائیہ والنہایہ کے اندر، امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب التذکرۃ میں اور علامہ سمھویؒ نے وفاء الوفاء کے اندر اس آگ کا تذکرہ کیا ہے اور سبھی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حدیث مبارکہ میں جو آگ کا تذکرہ فرمایا گیا

تھا، وہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔

گیارھویں علامت

گیارہویں علامت جو کہ پوری ہو چکی ہے، وہ یہ ہے کہ بخاری شریف کی روایت ہے، اللہ کے نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

﴿لاتقوم الساعة حتی تقاتلوا الترک﴾ کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم قتال کرو ترک قوم سے۔ اور وہ ترک قوم کیسی ہے صغار الاعین چھوٹی چھوٹی آنکھوں والی حمر الوجوہ لال چہروں والے ہیں۔ ذلف الانف چپٹی ناکوں والی ہیں کانّ وجوههم المجانّ المطرقه، گویا کہ ان کے چہرے چپٹی ہوئی ڈھال کی طرح تہہ بتہہ ہیں۔ ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قومانعالهم الشعر قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم قتال کرو ایسی قوم کے ساتھ جن کے جوتے بالوں کے بنے ہوئے ہوں گے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔ حدیث مبارکہ میں جس قوم کا تذکرہ کیا گیا تھا، یہ تاتاری لوگ تھے۔ ان کی شکلیں دیکھیں۔ چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ لال چہرے۔ تہ بہ تہ، جو ڈھال کی صورت میں تھے، حدیث میں جو کہا گیا ہے، چونکہ ان کے چہرے گول تھے۔ گول مٹول سے ہوتے تھے، اس کو حدیث میں تشبیہ دی گئی۔ تو فرمایا، کہ قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تم ان سے جنگ کر لو۔ قتال کر لو۔ تو یہ علامت بھی پوری ہو چکی۔

بارہویں علامت

اسی طرح سے اللہ کے نبی علیہ السلام نے ایک اور روایت کے اندر تذکرہ فرمایا حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے کہ اے علی! اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت

اپنی سواری پر حیرہ سے بیٹھے گی اور کعبہ پہنچ کر طواف کرے گی اور اسے سفر میں اللہ کے علاوہ کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایسا ہی امن وامان تھا ،سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی ایسا ہی امن وامان تھا سوائے بلوایوں کے اس فتنے کہ جوان کی خلافت کے اخیر زمانے میں ہوا۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ علامت بھی وہ ہے جو کہ پوری ہو چکی۔

علامات متوسطہ

اب ان علامات کی طرف آتے ہیں ،جن کو علاماتِ متوسطہ کہا گیا ہے۔جن کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے،اور دوسرا ہمارے سامنے پورا ہو رہا ہے یہ کم وبیش 100 کے قریب ہیں میں کوشش کروں گا مختصر مختصر اشارہ کر کے چلوں تا کہ ہم اپنے اصل موضوع کی طرف جلد از جلد آسکیں حدیث میں فرمایا گیا۔

جھوٹے نبیوں کا آنا

ان میں پہلی علامت جھوٹے نبیوں کا ظہور ہے ، یہ جھوٹے نبیوں کا ظہور نبی اکرم ﷺ کے وصال سے شروع ہوا اور چل رہا ہے حتیٰ کہ فرمایا کہ ان میں سب سے آخری دجال ہوگا حدیث مبارکہ میں ہے، بخاری شریف کی روایت ہے:

﴿لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انه رسول اللّٰہ﴾

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ دجال اور کذاب لوگوں کو اٹھائے گا جو کہ 30 کے قریب ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔اب اگر تاریخ کا احاطہ کیا جائے اور دیکھا جائے اور غور کیا جائے تو جھوٹے نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کی تعداد تو

30 سے زیادہ ہے، جبکہ حدیث میں فرمایا گیا کہ جھوٹے نبی آئیں گے۔، وہ تیس کے قریب آئے گے۔

محدثین حضرات نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ جن کا تذکرہ حدیث میں فرمایا گیا ہے تیس کا، ان سے مراد وہ ہیں جن کو شہرت ملی ہو، اوران کے پیروکاروں کی تعداد زیادہ پھیلی ہو وہ مراد ہیں۔ اب ایسے لوگ کتنے ہیں؟ اس میں محدثین کی آراء مختلف ہے۔ بعض نے ان کو شمار کیا تو انہوں نے چوبیں کا عدد ذکر کیا ہے۔ بعض نے ستائیس کا کیا ہے۔ بعض 28 اور انتیس کی طرف بھی گئے ہیں کہ 28.29 بڑے بڑے مشہور پورے ہو چکے ہیں اور اب آخری دجال ہی کا انتظار ہے۔

قتل کی کثرت

اسی طرح علاماتِ متوسطہ میں سے دوسری علامت جس کا تذکرہ حدیث میں ملتا ہے وہ ہے قتل کی کثرت۔ کہ قتل بہت کثرت سے پھیل جائے گا۔ یہ قتل کی کثرت ہمارے سامنے پھیل رہی ہے۔ اور آگے چل کے مزید پھیلے گی کیونکہ علاماتِ متوسطہ ہیں ہی ساری ایسی۔ ہمارے سامنے مشاہدہ ہو بھی رہا ہے، کچھ پوری ہو بھی چکیں اور آگے چل کر مزید شدت آئے گی۔ اللہ کے نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے مسلم شریف کی روایت ہے ﴿والذی نفسی بیدہ تقوم الساعة حتی یاء تی علی الناس ﴾ کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے! دنیا نہیں ختم ہو گی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک ایسا دن آئے کہ قاتل نہیں جانتا ہو گا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہو گا اور مقتول کو نہیں پتا ہو گا کہ اس کو کیوں قتل کیا گیا۔

کسی صحابی نے پوچھا کہ ﴿کیف یکون ذلک﴾ اے اللہ کے حبیب ایسا کیسے ہو گا فرمایا کہ الھرج قتل کی کثرت کی وجہ سے۔

کراچی کے اندر موجودہ اور پیچھے جو حالات چلتے رہے، گولی آتی ہے اور لاش گر جاتی ہے بیچارے مقتول کو پتہ ہی نہیں کہ مجھے مارا کیوں گیا۔ بہر حال اگر قتل کی اس کثرت کا ہم جائزہ لیں سا، ری انسانی تاریخ کا قتل ایک طرف اور موجودہ دور کے ایک طرف ۔ پہلی جنگ عظیم میں ڈیڑھ کروڑ کے قریب انسان قتل ہوئے ۔ دوسری جنگ عظیم میں پانچ کروڑ کے قریب انسان قتل ہوئے ۔ ویت نام کی جنگ میں 30 لاکھ، روسی جنگ میں ایک کروڑ، عراق کی دو جنگیں جو کویت کے ساتھ اور ایران کے ساتھ رہیں، دس دس لاکھ شام کی موجودہ جنگ میں چار لاکھ لوگ شہید ہو چکے ہیں ۔ اللہ ہی کو پتہ ہے کہ کب یہ خانہ جنگی رکے اور ظالموں کے خون کی ہوس ختم ہو۔ قتل کی یہ کثرت آپ پوری تاریخ انسانی میں ایک طرف دیکھیں اور اس موجودہ دور کی کثرت دیکھیں۔

دیانت کا ختم ہونا

اور اسی طرح نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ قرب قیامت میں دیانت داری ختم ہو جائے گی ۔ لوگوں میں امانت داری ختم ہو جائے گی ۔ ایک اعرابی آئے ۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ انہوں نے آقا علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ کوئی بات فرما رہے تھے۔ جب وہ بات مکمل ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور کہا: کہ قیامت اس وقت آئے گی سنو! کہ جب امانتیں ضائع کی جانے لگیں گی، تو قیامت کو انتظار کرو۔ اس نے عرض کیا کہ امانتیں کیسے ضائع ہوں گی؟ لوگ کیسے امانتوں کو ضائع کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب معاملات نا اہل لوگوں کے سپرد کئے جائیں گے، تو یہ امانتوں کا ضائع ہونا ہے ۔ سیٹ کے اوپر اس شخص کو بٹھایا جائے جس کو پتہ ہی نہیں جس کو چلانا کیسے ہے ۔؟ موجودہ دور میں ہم اس کا مشاہدہ دیکھ بھی رہے ہیں، اور آگے چل کر

یہ مزید بڑھے گا

پچھلی امتوں کی پیروی

اسی طرح حدیث میں فرمایا گیا تم ضرور بالضرور پچھلی امتوں کے نقشے قدم پر چلو گے ﴿لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرابشبر و ذراعابذراع حتیٰ لو دخلو فی جحر ضب﴾ کہ تم پچھلی امتوں کی اتنی پیروی کرو گے کہ اگر وہ بجو کی کھوہ میں داخل ہوئے ہوں گے۔ تم بھی اسمیں داخل ہو گے صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ یہود ونصاریٰ کی بات کر رہے ہیں؟ کہ ہم یہود اور نصاریٰ کی اتباع کیا کریں گے؟ فرمایا ﴿قال فمن﴾ تو اور کس کی بات کر رہا ہوں؟

آج کل کے مسلمان کو دیکھیں۔ چہرے سے کہیں مسلمان لگے گا ہی نہیں۔ ہماری تہذیب، ہمارا تمدن کہاں گیا؟ سب کے سب یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چل رہیں ہے۔

نافرمان اولاد

اسی طرح انہیں علاماتِ متوسطہ میں سے فرمایا گیا کہ قرب قیامت میں لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی۔ بخاری شریف کی ایک روایت کے الفاظ ہیں۔ محدثین نے اس کی تشریح میں اس کے دو معنی لکھیں ہیں۔ ایک تو یہ لکھا کہ مائیں ایسے بیٹے پیدا کریں گی کہ جو اپنے بیٹے بڑے ہو کر اپنی ماؤں سے لونڈیوں جیسا سلوک کریں گی۔ بدتمیزی کریں گی، اور آج کی اولاد کا یہی حال ہے کہ ماؤں سے بدتمیزی کرنے میں وہ ایسا ہی کر رہے ہوتے ہیں کہ جیسے کوئی نوکر سے بات کر رہا ہے۔ یہ اولڈ ہاؤس بننا اور بنانا اور ان کا آباد ہونا یہ انہی نافرمان اولاد ہی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔

سود کا پھیل جانا

اسی طرح طبرانی شریف کی روایت میں فرمایا گیا ہے کہ ﴿بین یدی الساعة یظهر الربوا﴾ قربِ قیامت میں سود پھیل جائے گا آج کا بینکنگ سسٹم چیک کرلیں کس طرح سے سود پھیلا ہوا ہے۔ اور آگے مزید چل کے کیا شدت آتی ہے؟، اللہ ہی کو علم ہے۔

گانے بجانے کی کثرت

اسی طرح حدیث میں فرمایا گیا کہ آخری زمانے کے اندر گانے بجانے کی کثرت ہو جائے گی اور گانے بجانے کے آلات بہت تیزی سے پھیل جائیں گے۔ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ ہر گھر سے گانے کی آواز آئے گی صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سنتے ہوں گے تو افسوس سے تعجب کرتے ہوں گے، لیکن آج کل کے دور میں موبائل نے اس کا عملی نمونہ ہمارے سامنے دکھا دیا ہے۔ ایک ریڑھی والا جا رہا ہے تو اس نے بھی موبائل سے گانے لگائے ہوئے ہیں ہر شخص کے ہاتھ میں موبائل کی شکل کے اندر گانے بجانے کا ایک ایسا آلہ آ گیا ہے کہ غریب سے غریب آدمی اگر وہ پہلے سے بچا بھی ہوا تھا تو وہ بھی اس میں مبتلا ہوا ہوا ہے۔

بے لباس عورتوں کی کثرت

اسی طرح اللہ کے حبیب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ایسی عورتوں کا ظاہر ہونا قربِ قیامت کے اندر کہ جو ایسا لباس پہنیں گیں کہ جو بے لباس ہوگا۔ ﴿کاسیات عاریات﴾ فرمایا وہ لباس ایسا ہوگا کہ پہنا بھی ہوگا اور بے لباس ہوگا۔ آج کل کے دور کے اندر یہ انہی علاماتِ متوسطہ میں سے ہے جو پوری ہو چکی ہیں۔ اور آگے چل کے مزید شدت آئے گی۔

تجارت کا پھیل جانا

اسی طرح سے حدیث مبارکہ کے اندر تذکرہ آتا ہے کہ قرب قیامت کے اندر تجارت پھیل جائے گی۔ اور مسند احمد کی روایت ہے کہ ﴿لا تقوم الساعة حتى تظهر الفتن و يكثر الكذب ويتقارب الاسواق﴾ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک فتنے نہ ظاہر ہو جائیں، جھوٹ کی کثرت نہ ہو جائیں اور بازار ایک دوسرے کے قریب نہ ہو جائیں۔۔ بازار کا قریب قریب ہو جانا، آج کل کی آن لائن سیل اینڈ پر چیز اس کا عملی جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ بازار بالکل قریب ہو گئے ہیں۔ آپ نے امریکہ سے کوئی چیز پر چیز کرنی ہے آپ نیٹ کے ذریعے سے ابھی اسی وقت آرڈر کریں، چیز منتخب کریں، چیک کریں، آجائے گی۔

وقت کا سمٹ جانا

اور دوسری روایت میں ہے ﴿يتقارب الزمان و ينقص العمل و يلقى الشح و يكثر الهرج﴾ زمانہ بھی قریب قریب ہو جائے گا اور عمل کم ہو جائے گا زمانہ قریب ہو جائے گا، قریب ہونے کا مطلب یہ ہے وقت میں بے برکتی ہوگی۔ وقت بہت تیزی سے گزرے گا۔ ٹائم گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلے گا اور عمل تھوڑا ہو جائے گا۔ فتنے پھیل جائیں گے۔ لوگوں میں بخل پھیل جائے گا۔ حرص کا دور دورہ ہو جائے گا، اور قتل و خون ریزی پھیل جائے گی۔

علم کا اٹھ جانا

اسی طرح سے اللہ کے حبیب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم

نہیں ہوگی۔ جب تک کہ علم اٹھا نہ لیا جائے اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو۔ ایک دوسری حدیث مبارکہ میں جس وقت صحابہ کرامؓ نے اسکی تفصیل پوچھی کہ یا رسول اللہ ﷺ! علم کیسے اٹھایا جائے گا تو اللہ کے حبیب علیہ السلام نے فرمایا؛ علماء کو اٹھا لیا جائے گا۔ بڑے بڑے جو علماء ہیں، وہ فوت ہوتے چلے جائیں گے، اور جو بڑے بڑے علماء فوت ہو جائیں گے، لوگ جاہلوں کو اپنا امام بنائیں گے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے۔ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

مسلمانوں کی تمام دنیا میں پٹائی

اسی طرح سے سنن ابوداؤد کی روایت ہے کہ اللہ کے حبیب علیہ السلام کا ارشاد ہے:

﴿یوشک الامم ان تداعیٰ علیکم کما تداعیٰ الاکلۃ الیٰ قصعتھا﴾ عنقریب، قربِ قیامت کی طرف اشارہ ہے کہ ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ امتیں ایک دوسرے کو دعوت دیں گی کہ مسلمانوں کو کھاؤ، ان کو مارو، جس طرح دسترخوان پر کھانے کے لئے بلاتے ہیں۔ ﴿فقال قائل﴾ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میں سے کسی نے پوچھا ﴿من قلۃ نحن یومئذٍ﴾ ہم کیا اس وقت بہت قلیل ہوں گے فرمایا ﴿بل انتم یومئذ کثیر﴾ اس وقت بہت کثرت میں ہوں گے ﴿ولکنکم غثاء کغثاء السیل﴾ لیکن سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں گے۔ جس طرح سمندر کی جھاگ دیکھنے میں بہت نظر آتی ہے اور حقیقت میں اس کا وزن کچھ بھی نہیں ہے، تو یہی حالت تمہاری ہوگی فرمایا کہ ﴿ولینز عن اللّٰہ من صدور عدوکم مھابۃ منکم﴾ اللہ تمہارے دشمن سے تمہارے رعب کو نکال لے گا، اور اللہ تمہارے دل میں وھن کو ڈال دے گا، قائل نے پوچھا کہ اے اللہ کے حبیب علیہ السلام ﴿ما الوھن﴾ وھن کیا ہوتا ہے کہا کہ دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔

ذلیل اور نا اہل کو عہدے ملنا۔

اسی طرح قرب قیامت میں جب فرمایا گیا کہ ﴿لا تقوم الساعة﴾ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ ﴿حتی یکون اسعدالناس بالدنیا لکع ابن لکع﴾ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ذلیل شخص دنیا کا سب سے خوش قسمت شخص نہ سمجھا جائے۔

شر سے بچنے کے لئے عزت کرنا

حتیٰ کہ دوسری روایت میں آتا ہے کہ قرب قیامت میں لوگ ذلیل آدمی کی جو فسادی ہوگا۔ اس کی عزت اس لئے کریں گے تاکہ ہم اس کے شر سے بچ جائیں اور آج بھی یہی ہے جو شخص جتنا بڑا بدمعاش ہے سب لوگ اس کے آگے اس لئے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ اگر ہاتھ باندھ کے نہ کھڑے ہوں گے تو ہمیں نقصان پہنچائے گا۔

نیک لوگوں کا اٹھ جانا اور برے لوگوں کا رہ جانا

اسی طرح اللہ کے حبیب علیہ السلام کا ارشاد ہے مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے ﴿ان من اشراط الساعة ان یوضع الاخیار و یرفع الاشرار﴾ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے اچھے لوگ تیزی سے اٹھائے جائیں گے اور برے لوگ پیچھے باقی رہ جائیں گے۔

حادثاتی موت کی کثرت

اسی طرح سے معجم الصغیر للطبرانی کی روایت ہے ﴿ان من اقتراب

السـاعۃ﴾ قرب قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ ﴿ان یـظهـر مـوت الـفـجـائۃ﴾ اچانک موت، حادثاتی موت بہت پھیل جائے گی۔ آج کل کے ایکسیڈنٹ، حادثاتی اموات یہ سب اس کا عملی نمونہ ہے۔

خاص لوگوں کو سلام کرنا اور کتابوں کی کثرت

مسند احمد میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ﴿ان بیـن یـدی الساعۃ تسلیم الخاصۃ و فشوا التجارۃ حتی تعین المراۃ زوجھا علی التجارۃ﴾ قیامت کے قریب ایسا زمانہ آئے گا کہ خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا۔ تجارت بہت پھیل جائے گی حتیٰ کہ عورت اپنے خاوند کی مددگار ہوگی تجارت میں اس کا ہاتھ بٹائے گی۔ ﴿و قطع الارحام و شھادۃ الزور و کتمان شھادۃ الحق و ظھور القلم﴾ قطع رحمی کی جائے گی، جھوٹی گواہی دی جائے گی، شہادت کو چھپایا جائے گا اور قلم کو ظاہر کیا جائے گا۔

قلم کو ظاہر کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے قرب قیامت میں علم کتابی شکل میں بہت تیزی سے پھیلے گا۔ آج کل انٹرنیٹ کے اوپر اتنی تیزی سے اپلوڈنگ چلتی ہے کہ دنیا جہاں کی کتابیں ایک ننھے سے موبائل میں آ گئی ہیں۔ پرنٹنگ میں latest techniques آ گئی ہیں۔ کتابیں اتنی تیزی سے ہزاروں کی تعداد میں چھپتی ہیں لیکن پڑھنے والے ہیں، عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ پہلے دور میں لوگ ہاتھوں سے کتابیں لکھتے تھے۔ کتابوں کی وہ تعداد نہیں ہوتی تھی لیکن عمل کرنے والے تھے۔ تو یہ کتابوں کا اتنا تیزی سے پھیلنا اور عمل کا ختم ہو جانا بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے۔

محل نما گھروں کا بننا

اسی طرح گھروں کی تزئین جس طرح سے ہوتی ہے اور آرائش ہوتی ہے، یہ بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ ادب المفرد میں امام بخاریؒ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ﴿لاتقوم الساعة حتی یبنی الناس بیوتا یوشونها وشی المراحیل﴾ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ ایسے گھر نہ بنالیں جو منقش اور مزین چادروں کی طرح ہوں گے۔ یعنی ان پہ خوب نقش ونگار اور خوب اس کے اوپر آرائش کا کام کیا جائے۔

مسجدوں کی تعمیر پر فخر

اسی طرح حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا کہ ﴿لاتقوم الساعة حتیٰ یتباهی الناس فی المساجد﴾ لوگ مسجدیں بنانے میں فخر کریں گے، مسجدوں کو آباد کرنے نہیں آئیں گے۔ مساجد کی زیب وزینت کے بارے میں بعض علماء اس طرف گئے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے لیکن بات یہ ہے کہ یہ تکوینی امر ہے کہ جس وقت گھروں کے اندر ماربل لگ رہا ہو اور آپ یہ کہیں کہ مسجد کو مٹی سے بنایا جائے!!

آپ کا کیا خیال ہے کہ جو لوگ ماربل کے گھروں میں رہتے ہیں وہ کیا ان مٹی کی بنی مساجد میں نماز پڑھنا پسند کریں گے؟ یہ تکوینی امر ہے یعنی اللہ کے حبیب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا دونوں حدیثوں کو اگر جوڑا جائے کہ گھر پکے اور منقش اور مزین ہو جائیں گے نتیجے میں مساجد بھی ہو جائیں گی اور یہ ایک تکوینی امر ہوگا اور لوگ اس میں مشغول ہو جائیں گے۔ نمازوں کی طرف دھیان نہیں کریں گے۔ مساجد کی زیب وزینت اور اس بات میں مقابلہ ہوگا کہ میری مسجد زیادہ خوبصورت ہے تمہاری مسجد سے۔ تو برا یہ مقابلہ ہے۔ ورنہ جائز

حد میں رہتے ہوئے زینت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حلال، حرام کا خیال نہ رکھنا

اس طرح سے حدیث میں فرمایا گیا کہ قربِ قیامت کے اندر آدمی کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوگی حدیث کا مفہوم ہے اور ساری احادیث مفہوماً عرض ہی ہیں کہ مال کہاں سے کما رہا ہوں وہ حلال ہے یا حرام ہے حدیث میں فرمایا گیا کہ اللہ کو بھی اس آدمی کی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ جہنم میں کہاں سے داخل کرے گا جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میرا مال حلال ہے یا میرا مال حرام ہے۔

بارہ خلفاء کا آنا

اسی طرح سے اللہ کے حبیب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ''قیامت قائم نہیں ہو گی۔ یہاں تک کہ تم میں بارہ خلفاء حکومت نہ کرلیں اور وہ بارہ خلفاء ایسے ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک عادل ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا کہ یہ سب خلفاء قریش میں سے ہوں گے''۔ قریشی ہوں گے۔ یہ علامت پوری ہو رہی ہے اور ہو چکی ہے۔ ان میں سے آخری خلیفہ امام مھدی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

بیت اللہ کی تعمیر جدید

اسی طرح سے مصنف ابن ابی شیبہ کی ایک روایت ہے جو ہمارے سامنے بالکل عملی طور پر ہے۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''تم لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ جس وقت جب تم بیت اللہ کو گرادو گے۔ پوچھا، کیا ہم مسلمان ہوں گے۔

فرمایا، ہاں! تم مسلمان ہو گے۔ بیت اللہ کو گراؤ گے اور پھر دوبارہ تعمیر کرو گے اور

یہ اس وقت ہوگا کہ جب تم مکہ مکرمہ کے پہاڑوں کو چیر کے بلند و بالا عمارتیں تعمیر کرو گے''۔ یہ عملی نمونہ ہم اس وقت دیکھ سکتے ہیں۔آج کس طرح پہاڑوں کو چیر دیا گیا ہے اور بلند و بالا ہوٹل کھڑے ہیں۔

اسی طرح دوسری روایت کے اندر تذکرہ آتا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مکہ مکرمہ کے پیٹ سے پانی کو نہ گزار دیا جائے یعنی کیا مطلب پیٹ سے پانی گزارنے کا؟ یعنی پائپ لائن جو بچھی ہوئی ہیں پہاڑوں کے نیچے پورا سسٹم ہے تو یہ بھی قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے۔

لوگوں کا لکھنا بھول جانا

یہ بڑی ہی عجیب روایت ہے نسائی شریف کی کتاب البیوع کی روایت کا مفہوم ہے کہ'' ایک آدمی مال فروخت کرے گا اور بڑی آبادی میں لکھنے والے کاتب کو تلاش کیا جائے گا مگر وہ نہیں مل سکے گا''۔اس کے دو ممکنہ مطلب ہیں۔ایک تو یہ کہ کوئی شریعت کے مطابق سودا لکھنے والا نہیں ملے گا۔دوسرا یہ بھی احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ بھرے بازار میں کوئی ایک بھی لکھنا اس لئے نہ جانتا ہو کہ لوگ جدید آلات کی وجہ سے لکھنے کی عادت ہے ترک کر دیں اور ایک نسل ایسی آئے جو لکھنے سے بے نیاز ہو جیسے آج کل بھی کئی لوگ ایسے دیکھے کہ لیپ ٹاپ پر لکھوا لو مگر قلم سے لکھنا ان کے لئے مصیبت ہے۔یہ صرف ایک ممکنہ احتمال کے طور پر بیان کیا واللہ اعلم بالصواب۔

بے حیائی کا پھیل جانا

بے حیائی کا پھیل جانا﴿ والذی نفس محمد بیدہ! لا تقوم الساعة حتی یظهر الفحش﴾ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قیامت اس

وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ فحاشی عام نہ ہو جائے۔ اللہ اکبر کبیرا! آج کے نیٹ اور موبائل نے اس قدر بے حیائی کو عام کر دیا ہے۔ کہ کبھی اس کا تصور بھی نہ کیا تھا۔ یہ علامت کا پورا ہونا اپنی آنکھوں سے ھم دیکھ رہے ہیں۔ اور یہ ذہن مین رکیں یہ ابھی اور بڑھے گی حتی کی ایک وقت ایسا آئے گا کہ ایک مرد سر عام سڑک پر زنا کرے گا اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں ہوگا۔ اور اس وقت آپ کو پتا ہے کہ کیا ہوگا؟ دوسری روایت میں ہے کہ قیامت کی علامت میں سے یہ ہے کہ عورتیں رہ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد ہوگا۔

دیگر علامات

تو یہ علامات متوسطہ ہیں جن کا مشاہدہ اس وقت ہم کر رہے ہیں۔ ان میں مزید علامات لالچ کا پھیل جانا، جہالت کا پھیل جانا، جھوٹی گواہی کا پھیل جانا، اسی طرح سے زنا کا عام ہو جانا، ، رشوت کا پھیل جانا، شراب کا نام تبدیل کیا جانا، سود کا نام تبدیل کیا جانا، رشوت کا نام تبدیل کیا جانا، موٹاپے کا پھیل جانا۔ بخاری شریف کے الفاظ ہیں کہ قیامت میں موٹاپہ عام ہو جائے گا اور اس کی کیا وجہ ہوگی؟ ہمارے سامنے ہے۔ یہ وہ علامات ہیں کہ جو علاماتِ متوسطہ کہلاتی ہیں اور یہ علاماتِ متوسطہ ظاہر ہو رہی ہیں اور آگے مزید شدت میں آئیں گی۔

علاماتِ کبریٰ:

علامات کبری سے مراد وہ علامات ہیں، جن کے بعد بالکل قیامت کا ظہور قریب ہو جائے گا۔ ان قیامت کی علامات میں سے، سب سے بڑی علامت، امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور، اسی طرح دجال کا خروج، جانور کا نکلنا جو کہ لوگوں سے کلام کرے گا، دابۃ الارض جسے کہتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج کا خروج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

،زمین میں تین جگہ دھنسنے کے واقعات ،مشرق میں زمین دھنس جائے گی ،مغرب میں زمین دھنس جائے گی ،جزیرۃ العرب میں زمین دھنس جائے گی اور سب سے آخری بڑی علامت کہ وہ آگ ہوگی ،جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو میدان حشر کی طرف لے جائے گی۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ کی علامات

امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ،امام مہدی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

امام مہدی رضی اللہ عنہ کہاں کے رہنے والے ہوں گے؟

ان کا اصل نام کیا ہوگا؟ اوران کی کیا علامات ہیں؟

کیا specific علامات ملتی ہیں کہ جب وہ علامات پوری ہوں گی تو امام مہدیؓ آئیں گے؟

امام مہدیؓ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ معصوم نہیں ہوں گے۔ وہ بھی اس امت کے ایک فرد ہی ہیں۔

ایک ایسے فرد ہیں کہ جن کے بارے میں احادیث مبارکہ میں بے شمار تذکرہ ہے حتیٰ کہ 37 کے قریب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی روایات ہیں۔حتیٰ کہ شرح عقیدہ سفارینیہ میں لکھا ہے کہ ﴿قال السفارینی قد کثرت الروایات بخروج المھدی حتی بلغت حد التواتر المعنوی و شاع ذالک بین علماء السنة حتی عد من معتقداتھم فالایمان بخروج المھدی واجب﴾ امام مہدیؓ کی خروج کی روایات تواتر معنوی کو پہنچتی ہیں اور یہ اھل السنّت کے عقائد میں سے ہے حتی کہ ان کے خروج پر ایمان لانا واجب ہے۔قرآن کریم کے اندر صراحتاً امام مہدیؓ کا تذکرہ تو بالکل نہیں ہے لیکن بعض آیات کے ضمن میں بعض مفسرین نے امام مہدیؓ کے خروج کا تذکرہ کیا ہے۔

امام مھدیؓ کا نام

اسی طرح سے امام مہدیؓ جو ہیں یہ مہدی ان کا اصل نام نہیں ہے۔ مہدی ان کا لقب ہے۔ ان کا اصل نام کیا ہے؟ اس کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔

ابونعیم نے کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے ﴿المھدی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی﴾ امام مہدیؓ کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا۔

اسی طرح سے ترمذی شریف کی روایت ہے، اللہ کے حبیب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ''دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب میں سے ایک آدمی میرے اھل بیت میں سے آئے گا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا''۔

نسب

نعیم بن حماد نے حضرت قتادہؓ سے نقل کیا ہے کہ سعید ابن میبّؒ جو کہ تابعی ہیں، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے سعید ابن میبّؒ سے پوچھا کہ ''کیا امام مہدی کا ظہور برحق ہے؟ سعید نے کہا: کہ ہاں، برحق ہے۔ قتادہ نے کہا کہ وہ کن میں سے ہیں؟ کہا، قریش میں سے ہوں گے۔ قریش کے کون سے خاندان میں سے ہوں گے؟ کہا، کہ بنو ہاشم میں سے۔ پوچھا، کون سے خاندان میں سے ہوں گے؟ کہا بنو عبدالمطلب میں سے۔ کہا، بنو مطلب کی کونسی اولاد میں سے ہوں گے؟ کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کی اولاد میں سے''۔

ان کی نسل کے بارے میں محدثین کے ہاں مختلف روایات ہیں۔ اکثر محدثین اس طرف گئے ہیں کہ امام مہدیؓ جو ہیں، وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ اور بعض محدثین سے جو روایات منقول ہیں وہ اس طرف گئے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ

کی اولاد میں سے ہونگے۔ملا علی قاریؒ نے مرقات میں لکھا ہے کہ دونوں نسبتوں کے جامع ہوں گے۔امام مہدی باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے۔اور ان کی حسنی ہونے کی حکمت محدثین نے یہ لکھی ہے کہ جس وقت حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے خلافت کو چھوڑ دیا تھا،سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے تو اللہ جل شانہ نے ان کو یہ انعام دیا کہ ان کی نسل میں سے امام مہدیؒ کو پیدا فرمایا۔

کیا امام مھدیؒ کوئی چھپی ہستی ہیں؟

لیکن امام مہدی پیدا ہوں گے۔یہ نہیں،کہ شروع سے چلتے آرہے ہیں۔یہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ وہ غار میں چھپے ہوئے ہیں،وہ غار سے ظاہر ہوں گے اور اصل قرآن لے کر آئیں گے۔ان کا جو عقیدہ امام مہدی کے بارے میں ہے وہ اہل السنّت والجماعت کا ہرگز نہیں۔اہل السنّت والجماعت کے نزدیک امام مہدیؒ عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں۔ہاں!یہ ہے کہ وہ مجتہد ہوں گے۔اس لئے امام مہدی کے ساتھ رضی اللہ عنہ تو کہا جاسکتا ہے مگر علیہ السلام نہیں کہا جاسکتا۔کیونکہ علیہ السلام انبیاء کے ساتھ خاص ہے۔امام مہدیؒ ان کا اسم گرامی محمد ہوگا والد کا نام عبداللہ اور بعض روایات میں والدہ کا نام آمنہ ہی آیا ہے۔امام مہدی کا نام مہدی کیوں رکھا گیا سید برزنجیؒ لکھتے ہیں کہ ''ان کے لئے مہدی کا لقب اس لئے دیا گیا کہ اللہ جل شانہ ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت پر لائیں گے''۔

ولادت

ولادت کہاں پر ہوگی امام مہدی کی؟۔اکثر روایات میں آتا ہے کہ امام مہدیؒ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی۔امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب التذکرہ میں ان کو بلادِ مغرب کی

طرف منسوب کیا ہے۔امام مہدی کی ولادت مغرب کی طرف ہوگی لیکن راجح قول یہی ہے کہ مدینہ منورہ میں ہوگی۔

اسی طرح سے نعیم بن حماد نے ایک روایت نقل کی ہے کہ

''﴿اقادہ المھدی خیر الناس ﴾امام مہدی مسلمانوں کی قیادت فرمائیں گے،جس وقت وہ لوگوں میں سب سے بہتر ہوں گے اور﴿اھل نصرتہ و بیعتہ من اھل کوفان والیمن وابدال الشام﴾ان کی بیعت اہل کوفہ،اہل یمن میں سے اور اسی طرح شام کے قطب ابدال آ کر کریں گے اور حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ کو اللہ جلّ شانہ ان کی حفاظت کیلئے بھیجے گا۔لوگوں میں محبوب ہوں گے۔اللہ جلّ شانہ ان کے ذریعے فتنوں کو ختم کرے گا۔﴿وتامن الارض حتی انّحج فی خمس نسوۃ ما معھن رجل لا یتقی شئیاء الا اللہ﴾۔زمین میں امن پھیلے گا حتیٰ کہ پانچ عورتیں تن تنہا سفر کرسکیں گی۔زمین اپنی برکت ظاہر کرے گی حتیٰ کہ کوئی شخص زکوۃ لینے والا نہیں رہے گا''

لیکن یہ زمین کی برکتیں ظاہر ہونا اور یہ امن کا ہونا، یہ اس وقت ہوگا، جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نازل ہوں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے جو امام مہدیؓ کا زمانہ ہے، وہ جنگوں اور لڑائیوں کا زمانہ ہے۔اس زمانے کے اندر مسلمانوں کو فتوحات بھی ہوں گی حتیٰ کے لڑایوں کا جو کل زمانہ بنتا ہے،بعض روایات کے اندر آتا ہے کہ سات سال ہوں گے اور بعض میں نو سال کا تذکرہ ہے۔یہ سات سال کا اور نو سال کا زمانہ امام مہدی کا جو بنتا ہے،اس زمانے کے اندر دجال کا ظہور ہوگا۔

برکتوں کا زمانہ

اس عرصے کے دوران میں غزوہ ہند ہونا ہے،جس کا تذکرہ حدیث میں آتا ہے۔

جس وقت دجال قتل ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دینگے، اسی وقت زمین کی برکتیں ظاہر ہوں گی، حتیٰ کہ روایت میں آتا ہے کہ اتنا مال ہوگا، اتنا امن ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس وقت دجال کو قتل کریں گے تو روئے زمین کے اوپر کوئی بھی شخص غیر مسلم نہیں رہے گا حتیٰ کہ کوئی یہودی، درخت کے پیچھے، پتھر کے پیچھے، چھپے گا وہ پکار کر کہے گا کہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے۔ اس کو قتل کرو۔ اللہ جل شانہ جانوروں کے زہر کو ختم کر دینگے حتیٰ کہ پانچ سال کی بچی شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالے گی، شیر اس کو کچھ نہیں کہے گا۔ زمین کی برکت اتنی ظاہر ہوگی کہ ایک انار 12 لوگوں کو کافی ہو جائے گا اور برکت والا ہوگا۔ لیکن یہ برکت اس وقت ہوگی جس وقت آزمائش سے امت گزر چکی ہوگی۔

اس طرح سے امام مہدی کی سیرت جو ہے اور ان کے بارے میں تذکرہ سید احمد برزنجیؒ نے کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ امام مہدی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت پر عمل کریں گے۔ کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کرینگے۔ ناحق خون نہیں بہائیں گے۔ ہاں! البتہ سنت کے خلاف کام کرنے والوں سے جہاد کریں گے۔ تمام سنتوں کو زندہ کرینگے۔ ذوالقرنین اور سکندر کی طرح پوری دنیا کے فرمانرواں ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دینگے خنزیر کو ختم کر دینگے۔ زمین کو انصاف سے بھر دینگے اور اسی طرح سے بے شمار برکتوں کا تذکرہ کیا ہے اور یہ برکتیں اسی وقت ہوں گی کہ جس وقت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو قتل کر دینگے۔ لوگوں کو بے انتہا مال دیں گے۔ مسلم شریف کی روایت ہے ﴿من خلفائکم خلیفۃ یحثو المال حثیا ولا یعدہ عدا﴾ تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہو گا۔ لوگوں کو مال لپ بھر بھر کر دیں گے اور اس کو شمار بھی نہیں کریں گے۔ اس کا مصداق امام مہدیؒ ہی بنتے ہیں۔

حلیہ مبارک:

امام مہدیؓ کا حلیہ کے بارے میں روایات میں جو تذکرہ آتا ہے وہ یہی آتا ہے کہ:

''امام مہدیؓ گندمی رنگ کے ہوں گے۔ ہلکے جسم کے ہوں گے۔ متوسط قد وقامت کے ہوں گے۔ کشادہ پیشانی ہوگی۔ سامنے کے دو دانت انتہائی سفید اور کچھ فاصلے پر ہونگے، بالکل جڑے ہوئے نہیں ہوں گے۔ دائیں رخسار پر تل کا نشان ہوگا۔ کندھے پر نبی علیہ الصلواۃ والسلام کی طرح کوئی علامت ہوگی۔ شانے کشادہ ہوں گے۔ رنگ اہل عرب کی طرح اور جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا۔ زبان پر کچھ ثقل ہوگا جس کی وجہ سے کچھ بولتے ہوئے دقت ہوا کرے گی اور دائیں ران پر اپنا بایاں ہاتھ مارا کریں گے۔ ظہور کے وقت چالیس سال عمر ہوگی۔ اور ایک روایت کے مطابق 30 سے 40 سال عمر ہوگی۔ اسی طرح حضرت علیؓ سے حلیہ منقول ہے۔ بعض کے اندر تھوڑا فرق ہے''۔

امام مھدی رضی اللہ عنہ کے ظھور کی علامات

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام مہدیؓ کو ہم کس طرح سے پہچانیں گے ؟ اور امام مہدیؓ کی ظہور سے سے پہلے وہ کون سی علامات ہیں کہ جن کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ امام مہدیؓ کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ یہ تیں کے قریب علامات ہیں، جن کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان میں سے بعض نے پہلے ہونا ہے اور بعض نے بعد میں اور کس علامت نے پہلے اور کسی نے بعد میں ہونا ہے۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کم وبیش تیں کے قریب علامات ملتی ہیں کہ جن کا مختلف روایات میں تذکرہ آتا ہے، جو امام مہدیؓ کے ظہور سے پہلے

ہوں گی۔

پہلی علامت۔ کرتا مبارکہ اور جھنڈا

امام مہدیؒ کی شناخت کی سب سے پہلی علامت تو یہ ہے کہ ان کے پاس نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا کُرتا مبارک اور جھنڈا ہوگا۔ یہ وہ جھنڈا ہے کہ جس کے بارے میں علامہ برزنجیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ وہ جھنڈا ہے کہ جو نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے سے لے کر آج تک اللہ جل شانہ نے چھپائے رکھا، جو خاص نبی علیہ الصلوۃ السلام استعمال فرمایا کرتے تھے اور یہ جھنڈا امام مہدیؒ کو دیا جائے گا اس جھنڈے پر لکھا ہوگا ﴿ البیعۃ للّٰہ ﴾ بیعت اللہ کے لئے ہے۔ اس علامت کا تذکرہ علامہ برزنجی نے اپنی کتاب میں حدیث کے حوالے سے کیا ہے اور اس مضمون کو ابونعیمؒ نے بھی نقل کیا ہے۔

عجیب بات آپ کو بتلاؤں اس امت کے اندر جس طرح سے جھوٹے نبی بہت کثرت سے گزرے ہیں، اسی طرح مہدیت کا دعویٰ کرنے والے بھی بہت کثرت سے گزرے ہیں۔ جو صحیح امام مہدی ہوں گے، ان کو ایک رات قبل تک بھی یہ پتہ نہیں ہوگا کہ میں امام مہدی ہوں۔ وہ عام لوگوں کی طرح لوگوں میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہوں گے۔ بالکل اسی طرح کہ جس طرح آپ علیہ الصلوۃ والسلام لوگوں میں عام طور پر رہتے تھے۔ چھپ کے نہیں رہتے تھے۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا رہن سہن عام انسانوں کی طرح تھا۔ بالکل امام مہدیؒ کا رہن سہن بھی عام انسانوں کی طرح ہی ہوگا۔

ایک رات میں تربیت

اللہ جل شانہ ان کو ایک ہی رات میں ان کی تربیت فرمائے گا۔ ان کو مہدیت کے مقام پر فائز کرے گا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ احادیث کی بعض روایات میں ملتا ہے کہ بعض

تابعین نے بعض صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے پوچھا کہ امام مہدیؓ کو پہلے سے پتہ ہوگا؟ فرمایا : کہ نہیں، بلکہ ان کو اس ایک رات میں پتہ چلے گا۔ بالکل اس طرح سے جس طرح سے نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام پر اللہ جل شانہ نے وحی کی اور امام مہدیؓ، نبی تو نہیں ہیں بلکہ ایک امتی ہیں لیکن امت کے اندر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے بعد سب سے افضل ترین ہیں۔

دوسری علامت، مقام ملتزم پر ندا

امام مہدی کی دوسری علامت یہ ہوگی کہ جس وقت امام مہدی کا ظہور ہوگا تو وہ کہاں پر ہوں گے؟ وہ ملتزم سے لپٹے ہوئے ہوں گے۔ بیت اللہ سے لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ سے دعا مانگ رہے ہوں گے اور جس وقت وہ لپٹے ہوئے ہوں گے، اسی وقت احادیث میں تذکرہ آتا ہے کہ ملک شام کے قطب اور ابدال ان کی تلاش میں ہوں گے۔

شام سے مراد موجودہ Syria نہیں ہے. حدیث میں شام جسے کہا جاتا ہے اس سے مراد Syria, لبنان، فلسطین اور موجودہ اسرائیل کا علاقہ شام کہلاتا ہے۔ اسی شام کے بارے میں علامات متوسطہ میں سے ہے۔ دو حدیثیں تذکرہ کرنے سے رہ گئیں۔

نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ "جس وقت شام میں فتنہ وفساد پھیل جائے تو اس وقت خیر نہیں رہے گی"۔ یعنی قیامت بہت قریب آجائے گی یہ علامات متوسطہ میں سے ہے۔ اور شام کا فلسطین کا علاقہ حتیٰ کہ ایک روایت میں تذکرہ آتا ہے" قرب قیامت میں شام کی طرف تیزی سے ہجرت ہوگی"۔ جس کا مظاہرہ اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ ترکی بھر گیا ان مہاجرین سے۔ اللہ جزائے خیر دے اہل ترک کو۔ ہم پر لازم ہے کہ ان کے دست وبازو بنیں۔

ملک شام سے جو اؤلیاء اور قطب، ابدال کی امام مھدیؓ کی تلاش میں آئیں گے

اور باقی دنیا سے بھی یقیناً ہوں گے، احادیث میں تذکرہ چونکہ شام اور یمن کا ملتا ہے، یہ ان کی تلاش میں پھر رہے ہوں گے۔ اور ان کو پہچانیں گے۔ جس وقت پہچانیں گے، اس وقت آسمان سے ایک ندا آئے گی۔ یہ بہت بڑی پہچان ہوگی امام مہدی کی اور نداء کیا آئے گی کہ ﴿ هذا المهدی خليفة الله فاتبعوه ﴾. چنانچہ وہ قطب، اولیاء اللہ ان کی بیعت کریں گے اور امام مہدیؒ ان سے بیعت لیں گے۔ یہ بیعت، بیعت جہاد ہوگی۔

تیسری اور چوتھی علامت

اسی طرح سے تیسری اور چوتھی علامت امام مہدیؒ کی وہ یہ ہے کہ امام مہدیؒ، جس طرح سے حضرت علیؓ کی روایت میں مروی ہے، کہ امام مہدیؒ ایک پرندے کی طرف اشارہ کریں گے، تو وہ گر پڑے گا۔ اس طرح ایک درخت سے شاخ توڑ کر زمین میں گاڑیں گے تو وہ اسی وقت سرسبز ہو کر برگ و بہار لانے لگے گی۔ اللہ جلّ شانہ ان کی کرامتوں کو ان کے ہاتھ سے ظاہر کرے گا، جو ان کی پہچان کی علامت ہوں گی کہ یہی امام مہدیؒ ہیں۔ ان دو علامات کو بھی علامہ برزنجیؒ نے لکھا ہے۔

پانچویں علامت، سفیانی کا ظہور

امام مہدیؒ کی شناخت کی سب سے بڑی علامت جو ہوں گی ان میں سے ۳ علامتوں کا سب سے پہلے پیش آنا ہے ان تین علامتوں میں سے سب سے بڑی علامت وہ کیا ہے؟ وہ ایک سفیانی کا تذکرہ ہے جس کا کئی روایات میں تذکرہ ملتا ہے کہ وہ ملک شام کے علاقے سے ظہور کرے گا اور دمشق میں قتل و غارت کرے گا۔ اتنا قتل و غارت کرے گا ، اتنا قتل و غارت کرے گا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو نکال لے گا۔ نہ ماؤں کو چھوڑے گا نہ بچوں کو چھوڑے گا۔ چن چن کے علماء کو قتل کرے گا، شہید

کرے گا۔

سفیانی کے احوال

وہ حضرت ابوسفیانؓ کی نسل میں سے ہوگا۔بعض روایات میں آتا ہے کہ صرف ایک سفیانی نہیں نکلے گا بلکہ کئی سفیانی نکلیں گے، جو اس طرح قتل عام کریں گے۔سفیانی کا حلیہ کیا آتا ہے؟ اور اس کے بارے میں ہمیں کیا تذکرہ ملتا ہے؟ تھوڑا سا اس طرف روشنی ڈالتے ہیں کیونکہ یہ بہت بڑی امام مہدیؓ کے ظہور کی علامت ہے جو ان کے ظہور سے پہلے صادر ہوگی۔ یہ سفیانی حضرت ابوسفیانؓ کی اولاد میں سے ہوگا اور یہ حکومت کرے گا اور لوگ اس کو حکومت سے اتاریں گے یہ اترے گا نہیں۔اب یہ کون ہوسکتا ہے؟۔آئیں، اس کی علامات دیکھتے ہیں۔

سفیانی کی علامات

جس سفیانی کے بارے میں تذکرہ آتا ہے ابتداء میں مسلمانوں سے یہ قریب ہو گا۔پہلے مسلمانوں کی خیرخواہی کے کام کرے گا اور جب مسلمانوں اس کو اپنا لیڈر بنالیں گے اس کے بعد یہ چن چن کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کرے گا۔

قاتل اعظم

ایک روایت میں تذکرہ یہ آتا ہے کہ پہلے ایک سفیانی ہوگا پھر وہ فوت ہو جائے گا اور اس کا بیٹا آئے گا وہ بھی اسی طرح قتل کرے گا۔اور پھر اس کا بیٹا بھی اسی طرح قتل کرے گا۔ہمارے دور کے کئی علماء، جن میں کئی سعودی علماء، عرب علماء بھی شامل ہیں، اکثریت اس طرف گئے ہیں کہ شام کا جو بشارالاسد ہے وہ یا اس کا باپ یہ دونوں اس علامت میں شامل

ہیں۔اس کے باپ نے بھی قتل وغارت کیا تھا اور یہ بھی قتل وغارت کر رہا ہے۔بہر حال اللہ ہی کو علم میں ہے۔

سرعام برائی کا ارتکاب

سفیانی کے بارے میں آتا ہے کہ یہ اتنا دلیر ہو جائے گا کہ اگر یہ قتل وغارت کرے گا،تو کوئی اس کو روکے گا نہیں۔اور برائی کے کام بھی سرعام کرے گا۔شراب بھی سرعام پئے گا۔اور زنا بھی سرعام مسجد میں کرے گا۔

سفیانی کا حلیہ

اس کے تذکرے کے اندر جو اس کی رنگت کا بیان آتا ہے۔بعض روایات سند کے اعتبار سے ذرا کمزور ہیں جن میں تذکرہ یہ آتا ہے کہ رنگت اس کی پیلی ہے یعنی سفیانی کی رنگت پیلی ہوگی۔ٹانگیں پتلی پتلی ہوں گی۔نعیم بن حمادؒ نے کتاب الفتن میں اس کا حلیہ نقل کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں۔

> ''سفیانی، خالد بن یزید بن ابی سفیانؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔یہ شخص بھاری بھرکم جسم والا ہوگا۔چہرے پر چیچک کے آثار ہوں گے۔آنکھ میں سفید داغ کا نشان ہوگا۔دمشق کے نواحی علاقوں میں سے ایک وادی سے خروج کرے گا،جس کا نام وادی 'یابس' ہوگا۔وہ سات آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ خروج کرے گا۔جن میں سے ایک کے پاس ایک جھنڈا بھی ہوگا۔لوگ اس کے جھنڈے تلے مدد آنے کا خیال کریں گے۔اور اس کے آگے آگے تیس میل چلتے ہوں گے۔جو

آدمی بھی اس جھنڈے کو سرنگوں کرنا چاھے گا، وہ خود ہی شکست سے دوچار ہوگا''

کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کے کانے ہونے کا ذکر ہے۔ دوسری روایت میں بازو اور پنڈلیاں پتلے ہونے، گردن لمبی ہونے، رنگ زرد ہونے کا تذکرہ ہے۔

سفیانی کی مدت حکومت

اس کی مدت کے بارے میں کتاب الفتن میں روایات میں تین باتیں آتی ہیں۔ساڑھے تین سال۔انیس ماہ۔سترہ ماہ۔

سفیانی ایک ہیں یا کئی

کتاب الفتن ہی کی روایت میں یہ تذکرہ ملتا ہے کہ کئی سفیانی آئیں گے البتہ سب سے بڑا وہ ہوگا جس کا حلیہ ابھی بیان کیا اور ایک روایت میں یہ بھی ہے ایک سفیانی جو بہت قتل وغارت کرے گا وہ پھوڑا کے نکلنے سے مرجائے گا تو ایک اور سفیانی، جس کا نام عبداللہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوں گی وہ شام پر قبضے کی کوشش کرے گا اور اس وقت اھل مشرق، شام پر چڑھ دوریں گے کہ وہاں کوئی حکومت نہیں رہی مگر یہ سفیانی سب کو شکست دے کر مصر، بغداد پر قبضہ کرلے گا یہاں تک کہ یہ خبیث مدینہ منورہ پر قبضہ کرنے کے لئے لشکر بھیجے گا اور یہی وقت ہوگا امام مھدیؒ کے ظہور کا۔

شام میں تین جھنڈے

نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں محمد بن حنفیہ کے حوالے سے ہے کہ ایک جھنڈا

''ابقع'' نامی آدمی کا ہوگا، ایک اصہب کا اور ایک سفیانی کا ہوگا۔

سفیانی کی حکومت کے حالات

فیانی کی جو علامت ہے، اس کے بارے میں ''التذکرہ'' میں ایک اور پہچان اس کی ملتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ سفیانی کا جو خروج ہوگا وہ دمشق کی وادی سے ہوگا جس کا نام یابس ہوگا ۔اور اس کی ایک پہچان یہ ہوگی کہ اس کے زمانے کے اندر، دمشق کی جامع مسجد کی مغربی جانب کی دیوار گرے گی۔

اس طرح سے بعض روایات میں تذکرہ آتا ہے کہ یہ سفیانی ترکی کے لوگوں اور روم والوں سے جنگ کرے گا۔ یہ وہ ترک نہیں ہے جو تاتاری تھے۔ یہ روم والوں سے جنگ کرے گا اور ان پر غالب آجائے گا اور زمین پر فساد کرے گا۔اس دوران کچھ قریشی حضرات بھاگ کر قسطنطنیہ چلے جائیں گے قسطنطنیہ یہ موجودہ استنبول ہے۔ موجودہ استنبول کے بارے میں احادیث میں تلاش کیا، تو ایک عجیب بات ملتی ہے کہ امام مہدیؑ کے ظہور سے پہلے قسطنطنیہ یعنی موجودہ استنبول ہے اِس کی دو فتوحات کا تذکرہ ملتا ہےَ ایک فتح اس کی ہو چکی ہے اور دوسری فتح اس کی کب ہونی ہے؟ وہ بھی ایک علامت ہےِ جو پوری نہیں ہوئی۔ استنبول پر کیا حالات آئیں گے؟ کیا ہوتا ہے؟ اور کیا ہے؟ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

اس طرح سفیانی کے بارے میں آتا ہے کہ سفیانی جو ہے، اس کو لوگ نہیں ہٹا پائیں گے اور لوگ بھاگ کے جائیں گے اور پناہ لیں گے قسطنطنیہ میں یعنی ترکی میں پناہ لیں گے، استنبول میں پناہ لیں گے۔ جب سفیانی کو یہ بات معلوم ہوگی تو روم کے فرمانروا کی طرف پیغام بھیجے گا کہ ان لوگوں کو میرے پاس واپس بھیج دو۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جس وقت سفیانی کا ظہور ہوگا تو روم، روم سے مراد

عیسائی ہیں ، یہ موجودہ اٹلی نہیں ہے ، بلکہ روم سے مراد نصاریٰ ہیں، تو اس وقت ترکی ، عیسائیوں کی حکومت میں ہوگا اور وہ عیسائیوں کے پاس پیغام بھیجے گا کہ جو لوگ بھاگ کر آئے ہیں اور تمہارے پاس پناہ لی ہوئی ہے ان کو میرے حوالے کرو۔ وہ واپس بھیج دیں گے اور سفیانی دمشق کے دروازے پر ان لوگوں کو شہید کردے گا۔ اسی طرح سے لوگ وقتاً فوقتاً اس کے ساتھ بغاوت کرتے رہیں گے اور یہ ان سب کو قتل کرتا رہے گا حتیٰ کہ یہ اتنا دلیر ہوگا کہ یہ عراق کی طرف پیش قدمی کرے گا۔

حدیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے یہ بہت بڑی علامت ہوگی ، جو پوری ہوگی۔ اس کے بعد امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ یہ سفیانی عراق کی طرف جائے گا اور بغداد پہنچ کر ایک لاکھ کے قریب لوگوں کو قتل کرے گا۔ پھر کوفہ کی طرف جائے گا۔ وہاں ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا۔ یہ سب اللہ ہی کو پتہ ہے کہ کیا ہوتا ہے؟ اور کیسے ہوتا ہے۔

یہ تمام شہروں میں فوجی پھیلا دے گا حتیٰ کہ خراساں کی طرف بھی بڑھے گا ۔خراساں سے مراد افغانستان کا ایریا، ایران اور کچھ بلوچستان کا علاقہ یہ خراسان کہلاتا ہے۔ اس کے بعد سفیانی اپنے لشکر کو واپس بلا لے گا اس وقت قتل و غارت عام پھیلا ہوگا۔ امام مہدیؑ کے ظہور کی سب سے بڑی علامت، سفیانی کا ظہور ہے یہ بہت بڑی علامت ہوگی۔

ذاتی رائے

موجودہ دور کے اندر، کیا شام کا موجودہ سربراہ ، سفاک قاتل بشار اسد علیہ ما یستحق (اس پر اللہ کی طرف سے وہ نازل ہو جس کا وہ حق دار ہے)، کیا وہ سفیانی ہے؟ ہم اس کے بارے میں حتمی نہیں کہہ سکتے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا۔ البتہ اس سیاہ کار کی ذاتی رائے یہ ہے، جو غلط بھی ہو سکتی ہے، کہ یہ وہ سفیانی نہیں البتہ

ان میں سے ایک ہے۔

چھٹی علامت، دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ ظاہر ہونا

اگلی بڑی علامت امام مہدی کے ظہور کی وہ یہ ہے کہ دریائے فرات، جو کہ عراق میں ہے، اس سے سونے کے پہاڑوں کا نکلنا ہے۔ حدیث میں آتا ہے، روایت ہے کہ ''عنقریب دریائے فرات اپنے سونے کے پہاڑ ظاہر کردے گا''۔ روایت میں آتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ'' لوگ اس سونے کو حاصل کرنے کیلئے لڑ پڑیں گے حتیٰ کہ 100 میں سے ننانوے افراد اس لڑائی میں مارے جائیں گے''۔ اتنا قتل ہوگا، اتنا قتل ہوگا۔

حدیث میں ''الملحمۃ الکبریٰ'' کے الفاظ ہیں۔ اس ''الملحمۃ الکبریٰ'' کا تذکرہ ہمیں تورات میں بھی ملتا ہے۔ تورات میں ملحمہ کبریٰ کے نام سے نہیں بلکہ Ormagadon ''ہرمجدون' کے نام سے ہے۔ موجودہ دور کے اندر اکثر علماء کی یہ رائے ہے کہ تیسری جنگ عظیم ہے واللہ اعلم بالصواب۔ بعض احباب کا خیال ہے کہ وہ سونا، عراق کے oil reservoir ہیں۔ بندہ اس بات سے متفق نہیں۔

میں نے عرض کیا کہ یہ احتمالات اور آراء ہیں اور ان کے بارے میں ہم یقینی نہیں کہہ سکتے۔ کئی کتابیں آج سے آٹھ سال پہلے لکھی گئی ہیں۔ انہوں اپنے دور میں علامات پوری کردیں تھیں کہ ہوسکتا ہے اگلے سال ہی ظہور ہو جائے گا، اور وہ احتمالات غلط ہو گئے۔ ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ یہی اس سے مراد ہے۔ اللہ ہی کو علم ہے احتمال رہیگا باقی اللہ ہی کے علم میں اصل حقیقت ہے۔

ساتویں علامت، دھماکے کی آواز۔

اس سال جس وقت سفیان قتل عام کررہا ہوگا، اس سال رمضان کے اندر ایک

علامت جو پوری ہونی ہے، جو بڑی علامت ہے امام مہدیؑ کے ظہور کی اور وہ علامت کیا ہے؟ رمضان کے اندر ایک بہت بڑا دھماکہ ہوگا۔ روایت کے اندر ذکر ہے کہ جس سال میں امام مہدیؑ کا خروج ہے، ایک دھماکے کی آواز ایک بہت بڑی گونج کی آواز نکلے گی اور یہ خطے میں پھیلے گی۔

آٹھویں علامت، چاند گرہن پھر سورج گرہن

رمضان کی پہلی تاریخ میں چاند گرہن اور اسی طرح پندرہ تاریخ میں، ایک ہی رمضان کے اندر، سورج گرہن ہوگا۔ اور سائنسی لحاظ سے یہ ممکن نہیں کہ چاند گرہن پہلی تاریخ کو ہو۔ اس لئے یہ ایک بڑی علامت ہوگی۔

نویں علامت، امیر حج کا قتل

یہ بھی ایک علامت ہوگی کہ اس سال رمضان گزرنے کے بعد جو حج کا امیر ہوگا، اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اور حج سے پہلے جس وقت ان کو قتل کر دیا جائے گا اس وقت آپس میں بادشاہت کیلئے جنگ چھڑ جائے گی حتیٰ کہ حج کا جو دن ہوگا، اس وقت مسلمانوں کا حج کا کوئی امیر نہیں ہوگا۔ اور منیٰ میں قتل و غارت پھیلے گا یہ لڑائی بادشاہت کیلئے ہوگی اور اس سال منیٰ میں خوب قتل و غارت ہوگی۔ یعنی یوں کہہ سکتے ہیں کہ جس سال امام مہدیؑ کا ظہور ہے، اس سال ظہور سے پہلے انتہائی قتل و غارت ہوگی اور یہ حج مسلمانوں کا بغیر امیر کے ہوگا۔

جس وقت مسلمان حج کر لیں گے، حرم کے اندر، امام مہدیؑ کو اولیاء، قطب اور ابدال اور علماء، تلاش کریں گے اور ان سے بیعت کریں گے۔

دسویں علامت، لشکر کا دھنسنا

جس وقت سفیانی کو پتہ چلے گا کہ امام مہدیؓ کا ظہور ہو چکا ہے اور علماء نے ان کی بیعت کر لی ہے تو سفیانی امام مہدیؓ کو قتل کرنے کیلئے لشکر کو بھیجے گا۔ یہ لشکر مدینہ منورہ سے چلے گا اور مکہ مکرمہ کی طرف جائے گا۔ امام مہدیؓ کو قتل کرنے کیلئے۔ جس وقت یہ بیداء کے مقام پر پہنچے گا، تو یہ سارا کا سارا لشکر دھنس جائے گا اور یہ بہت بڑی علامت ہو گی امام مہدیؓ کے ظہور کی۔ اس کا تذکرہ اکثر روایات میں ملتا ہے کہ بیدا کے مقام پر یہ لشکر جائے گا اور جا کر دھنس جائے گا اور سارا کا سارا لشکر دھنس جائے گا۔

امی عائشہ صدیقہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ”سارا لشکر دھنس جائے گا اور اس میں مختلف قسم کے لوگ ہوں گے۔ لیکن ہر ایک کو اپنی نیت کے مطابق اللہ جل شانہ اٹھائیں گے“۔

مختلف لوگوں سے کیا مراد؟ یعنی بعض لوگ تو ایسے ہوں گے جو لشکر میں زبردستی شریک ہوں گے۔ امام مہدیؓ کو مارنا نہیں چاہتے ہوں گے، بلکہ سفیانی کے حکم کی تعمیل میں لشکر میں شامل ہوں گے۔ اللہ کے نبی علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ جو لوگ اپنی خوشی سے شامل نہیں ہوں گے، وہ قیامت کے دن تو الگ ہو جائیں گے لیکن دھنسنے میں سب شریک ہو جائیں گے۔

جس وقت وہ لشکر دھنسے گا، حدیث میں آتا ہے کہ اللہ جل شانہ سب کو دھنسا دے گا، سوائے ایک بندے کے۔ وہ ایک بندہ واپس جائیگا اور اپنے حکمرانوں کو اور سفیانی کو بتائے گا کہ یہ معاملہ ہوا ہے اور سارا لشکر دھنس چکا ہے اور اللہ اس بندے کو اسی لئے چھوڑے گا تاکہ وہ لوگوں کو بتا سکے اور ظاہر کرا سکے کہ یہ ہی امام مہدیؓ ہیں۔

گیارہویں علامت، خراسان سے لشکر

اس طرح سے اہل خراسان کے حوالے سے امام مہدیؒ کے ظہور سے پہلے تذکرہ آتا ہے۔ اللہ جلّ شانہ ماوراء النہر کے علاقے سے حارث یا حراث نامی شخص کو پیدا فرمائیں گے۔ یہ ایک لشکر تیار کریں گے جو خراسان کی طرف کوچ کرے گا۔

ماوراء النہر کا علاقہ کونسا ہے؟ یہ ثمرقند، بخارا کا علاقہ ہے۔ جس وقت امام مہدیؒ کا خروج ہونا ہے، اسی اثناء کے اندر اس علاقے سے حارث یا حوات نامی شخص کو پیدا کریں گے۔ یہ ایک لشکر تیار کرے گا جو سارے لشکر کے ساتھ خروج کرے گا اور فتوحات کرتا چلا جائے گا۔ جو خراساں کا تذکرہ کیا۔ یہ افغانستان کی پہاڑیاں، افغانستان کا علاقہ اور ایران کا بعض اور بلوچستان کا بعض۔ اس کا اصل جو سپہ سالار ہوگا وہ بظاہر یوں لگتا ہے کہ ازبکی یا تاجکی ہوگا۔ ماوراء النہر کے علاقے سے اس کا تعلق ہوگا اور وہ افغانستان سے نکلے گا۔ جس کا ہر اول، یعنی لشکر کا پہلا دستہ جو ہوگا، اس کا جو سربراہ، سپہ سالار ہوگا، اس کا نام منصور ہوگا اور وہ اہل خراساں کو لے کر سفیانی کے لشکر پر حملہ کردے گا۔ ان کے درمیان میں کئی جھڑپ ہوں گی۔

کتاب الفتن میں نعیم بن حمادؒ نے تذکرہ کیا ہے کہ تین جھڑپیں ہوں گی۔ تین مقامات کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک جھڑپ، قومس کے علاقے میں اور ایک تخوم کے علاقے میں اور ایک دولاب کے علاقے میں۔ ان کے بارے میں خاص نہیں بتا کہ یہ کونسے علاقے ہیں؟

بہرحال اس وقت، اس لشکر کی لڑائیاں اھل خراسان کے ساتھ چل رہی ہوں گے۔ یہ امام مہدیؒ کے ظہور سے پہلے کی بات ہے۔

بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سفیانی جو دمشق سے نکلے گا اس کا غلبہ پورے عالم

اسلام پر پھیل چکا ہوگا اور عالم اسلام کے اندر جو مقامات ہیں، جیسے عرب ممالک بھی ہیں، یہ سب اس سے بھاگ چکے ہوں گے اور جو اہل حق لوگ ہوں گے وہ اس سفیانی کے ساتھ لڑ رہے ہوں گے۔ اس کو مار رہے ہوں گے اور اس وقت لڑائیاں ہو رہی ہوں گی۔

اس سفیانی کے بارے میں صراحت سے تذکرہ آتا ہے کہ وہ خاص طور پر علماء کو قتل کرے گا اور سادات کا دشمن ہوگا۔ اہل علم کا دشمن ہوگا اور سادات کا دشمن ہوگا۔ جس کے بارے میں اس کو پتہ چلے گا کہ یہ سید ہے، اس کو فوراً قتل کردو۔

بارہویں علامت، خراسان کے کالے جھنڈے

اسی طرح جو خراساں کے کالے جھنڈے ہیں، جن کا تذکرہ منصور کے بارے میں آتا ہے اسی طرح سے ایک اور شخص کا تذکرہ شعیب بن صالح کا آتا ہے۔ یہ پانچ ہزار افراد کے ساتھ نکلیں گے اور اس لشکر کے ہراول کے افسر ہوں گے۔۔ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ ﴿اذا سمعتم برایات سوداء اقبلت من خراسان فاتوھا ولوحبوا علی الثلج﴾ ''جس وقت تم سنو کہ کالے جھنڈے خراساں کی جانب سے نکل آئے ہیں تو تم ان جھنڈوں کی طرف چل پڑو، چاہئے تمہیں ان کی طرف برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے''۔

تیرہویں علامت، امام مہدیؒ کے چچازاد بھائی

جس وقت خراساں سے یہ جھنڈے نکلیں گے، جس شخص کے ہاتھ پر یہ لوگ بیعت کریں گے وہ شخص امام مہدیؒ کا چچازاد بھائی ہوگا۔ امام مہدیؒ کا جس وقت ظہور ہوگا، تو اس وقت یہ چچازاد بھائی بھی بارہ ہزار کا لشکر لے کر امام مہدیؒ سے ملیں گے اور کہیں گے: میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں اور میں

مہدی ہوں۔امام مہدیؑ کہیں گے کہ نہیں، مہدی تو میں ہوں۔تو وہ چچازاد بھائی امام مہدیؑ کو کہے گا کہ آپ کے پاس کوئی نشانی ہے کہ پتہ چلے آپ ہی امام مہدیؑ ہیں۔

چودہویں، پندرہویں، سولہویں علامات

اس وقت امام مہدیؑ ان علامات کو ظاہر کرینگے کہ وہ پرندے کو کہیں گے تو پرندہ اڑتا ہوا زمین پر گر پڑے گا اور درخت سے شاخ لے کر لگائیں گے زمین پر، تو شاخ اس وقت درخت ہو جائے گی۔اس علامت سے ظاہر ہوگا کہ یہ ہی امام مہدی ہیں۔

امام مہدیؑ جو ہیں وہ سفیانی کو قتل کرینگے اور سفیانی کو قتل کرنے کے بعد امام مہدیؑ کیلئے زمین کو لپیٹ دیا جائے گا۔حکمران ان کی اطاعت کیلئے آئیں گے۔

سترہویں علامت غزوہ ہند

یہ جو خراسان سے لشکر نکلے گا۔یہ پھیلتا جائے گا حتیٰ کہ پورے ہندوستان پر قابض ہو جائے گا ہندوستان سے مراد صرف انڈیا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد پورا پاک و ہند ہے جس کو ہم جنوبی ایشیاء کہتے ہیں نیپال، بھوٹان، ہندوستان، بنگلہ دیش یہ سارے کے سارے خطے آتے ہیں اس میں۔

اٹھارہویں، انیسویں، بیسویں اکیسویں علامت

اگلی تینوں علامتیں علامہ برزنجی کی کتاب الاشاعہ کے حوالے سے عرض کر رہا ہوں۔

ایک تو یہ کہ آسمان سے ایک منادی آواز دے گا جس میں امام مھدیؑ کا تذکرہ ہو گا۔دوسرا مشرق کی طرف سے انتہائی عظیم آگ کا تین یا سات راتوں تک مسلسل ظاہر

رہنا۔اللہ جانے کہ شائد یہ کسی ایٹمی جنگ کی طرف اشارہ ہو۔تیسرے آسمان کا انتہائی سرخ ہوجانا،اور چوتھے آسمان پرانتہائی گھٹا ٹوپ اندھیرے کا آنا۔

بائیسویں، تیئسویں، چوبیسویں علامت

اگلی تینوں علامتیں بھی علامہ برزنجی کی کتاب الاشاعہ کے حوالے سے عرض کررہا ہوں۔

شام کے پاس حرستا نامی بستی کا دھنسا دیا جانا، آسمان سے ایسی آواز کا آنا جسے تمام لوگ سن لیں،اور ایک معدنیات کی کان کے پاس لوگوں کا دھنس جانا۔

پچیسویں علامت نصاریٰ کی جنگ

جس وقت امام مھدیؓ، سفیانی کو قتل کرینگے، اس وقت مسلمانوں کے کیخلاف رومی اکٹھے ہوجائیں گے،نصاریٰ اکٹھے ہوجائیں گے۔جس وقت امام مہدی سفیانی کو قتل کردینگے اورخراسانی ہرطرف فتوحات کرینگے،تو اس وقت سارے عیسائی مسلمانوں کے خلاف لشکر اکٹھا کریں گے۔لیکن عجیب بات یہ ہوگی کہ عیسائیوں میں سے ایک گروہ امام مہدیؓ کے ساتھ مل جائے گا اور ایک گروہ بقیہ عیسائیوں سے لڑے گا۔اللہ جلّ شانہ مسلمانوں کو فتح دے دیں گے۔

یہ وہ لڑائی ہوگی جس کا تذکرہ بخاری شریف کی اس روایت میں ہے جس میں چھ علامات، جوشروع میں ہم نے تذکرہ کی تھیں، کہ میری امت میں سے ایک شخص نکلے گا اور جس کی طرف لشکر جائیں گے۔بارہ جھنڈوں والا لشکر، پھر ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار افراد ہوں گے تو نولاکھ ساٹھ ہزار کے قریب لشکر کی تعداد بنتی ہے۔یہ عیسائیوں کا لشکر ہوگا۔

کچھ عیسائی پہلے اتحاد کریں گے مسلمانوں کے ساتھ، جو دیگر عیسائیوں اور یہودیوں کو مسلمانوں کے ساتھ مل کر شکست دینگے۔شکست دینے کے بعد کیا ہوگا؟عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان آپس میں لڑائی ہوگی۔عیسائی کہیں گے کہ ہمیں فتح حاصل ہوئی ہے صلیب کی وجہ سے مسلمان کہیں گے کہ نہیں ہمیں فتح حاصل ہوئی ہے اللہ کی مدد سے۔دونوں آپس میں لڑ پڑیں گے اب جب دونوں آپس میں لڑیں گے تو بے انتہا لاشیں گریں گی۔

بعض حضرات اس طرف بھی گئے ہیں کہ جو حدیث میں ملحمہ کبریٰ کہا گیا ہے اور جو دریائے فرات سے سونے کا ظاہر ہونا ہے، بعض عرب علماء اس طرف گئے ہیں کہ سونے کے جو پہاڑ دریائے فرات ظاہر کرے گا، اصل میں یہ وہ لڑائی ہوگی کہ عیسائی مل کر لڑیں گے اور قبضہ سونے کے پہاڑ پر ہوگا لیکن حدیث میں کوئی ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

حدیث میں مطلق تذکرہ ہے کہ عنقریب فرات اپنے سونے کے پہاڑوں کو ظاہر کر دے گا اور جس وقت وہ اپنے سونے کے پہاڑوں کو ظاہر کر دے گا تو لوگ اس سونے پر قبضہ کرنے کے لئے لڑیں گے، اتنے لڑیں گے، اتنے لڑیں گے، فرمایا حدیث میں، کہ کوا اڑے گا اور اڑتے اڑتے تھک کر گر کے مر جائے گا لیکن لاشیں ختم نہیں ہوں گی۔ اتنا قتل و غارت ہو گا۔اتنی لاشیں گریں گی۔

آجکل کے دور کے لحاظ سے ممکن ہے کوئی ایٹمی جنگ ہو اور کوئی ایسا مہلک ہتھیار استعمال ہو کہ اتنی لاشیں گریں کہ کوا اڑتے اڑتے تھک کر گر کے مر جائے اور لاشیں ختم نہ ہوں۔

چھبیسویں علامت، استنبول کی فتح

جس وقت قسطنطنیہ (استنبول) پر قبضہ ہو چکا ہو گا عیسائیوں کا تو امام مہدیؑ

قسطنطنیہ پر بھی لشکر کشی کریں گے اور اس قبضہ کو ختم کرلیں گے اور اور رومیوں کو شکست ہوگی اور رومیوں کا امیر بیت المقدس پہنچے گا اور وہاں جا کر پناہ لے گا۔ جس وقت یہ رومیوں کے ساتھ لڑائیاں شروع ہوں گی، ان لڑائیوں میں مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہونی ہیں اور بعض میں شکست بھی۔

ستائیسویں علامت، تین جگہ زمین کا دھنسنا

اور انہی لڑائیوں کے دوران میں زمین میں تین جگہ دھنسے کے واقعات ہونے ہیں۔ جس کا حدیث میں تذکرہ فرمایا گیا کہ مشرق کی سمت میں زمین دھنسے گی۔ مغرب میں زمین دھنسے گی اور عرب میں زمین دھنسے گی۔ اور زمین کا دھنسنا تھوڑا نہیں ہوگا بڑے پیانے پر ہوگا بڑے پیانے پر زمین دھنس جائے گی۔

علامات کبریٰ میں سے دیگر علامات

دجال کا خروج

جس وقت زمین تین جگہ دھنسے گی، یہ دجال کے نکلنے کی سب سے بڑی نشانی ہوگی۔ جس وقت زمین کے دھنسنے کے واقعات ہونے ہیں، رومیوں سے جنگ چل رہی ہوگی اور امام مہدیؓ کو بعض جنگوں میں فتوحات بھی ہوں گی بعض میں شکست بھی ہوگی۔

دجال کے نکلنے کی خبر اڑے گی کہ دجال نکل آیا ہے اور حدیث میں آتا ہے کہ یہ خبر تین دفعہ اڑے گی۔ دو دفعہ جھوٹی ہوگی اور تیسری دفعہ سچی ہوگی اور ہر دفعہ امام مہدیؒ لشکر کو لے کر دجال کے ساتھ جہاد کیلئے نکلیں گے۔ لیکن دجال کو نہیں پائیں گے

دجال جس وقت نکلے گا اس وقت رومیوں کو تقویت مل جائے گی۔ یہود کا تذکرہ

خاص طور پر آیا ہے کہ پوری دنیا کے یہود دجال کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور خاص طور پر خراسان کے یہود کا تذکرہ آتا ہے۔ ایران میں بھی چونکہ یہود ہیں، تذکرہ آتا ہے، کہ خاص طور پر سبز چادر والے یہود، دجال کے ساتھ ملیں گے۔

امام مھدیؓ اور دجال لعین

جس وقت یہ دجال کے ساتھ جا کے ملیں گے، اس وقت مسلمانوں کے ساتھ خوب لڑائیاں ہوں گی۔ مسلمانوں کا پلہ نیچے آتا جائے گا مسلمانوں کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی اور مسلمان شہید ہوتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ آخری جو فائنل جنگ ہو گی امام مہدیؓ کی دجال کے ساتھ جو آخری جنگ ہو گی وہ شام کے علاقے میں اور فلسطین کے علاقے میں ہو گی جس کے اندر حدیث میں آتا ہے کہ امام مہدیؓ کے ساتھ مسلمانوں کے جتنے بھی لشکر ہوں گے وہ سب کے سب شامل ہوں گے۔ اور پوری دنیا کے یہود اور عیسائی اکٹھے ہو کر مسلمانوں سے لڑ رہے ہوں گے۔

اس جنگ کے اندر مسلمانوں کی ایک تہائی تعداد شہید ہو جائے گی۔ ان شہدا کے بارے میں حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ یہ افضل الشہدا ہوں گے۔ ایک تہائی بچ جائیں گے۔ یہ اپنے زمانے کے بہترین لوگ ہوں گے۔ یہ ایک تہائی جو بچ جائیں گے یہ انتہائی مفلسی کا تنگدستی کا سامنا کرینگے۔ مسلمانوں کے پاس اسباب نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ مسلمانوں کو ایک بیل کا سر سو دینار سے قیمتی لگے گا۔

دجال کے پاس کیسی قوتیں ہوں گی؟ دجال کیسے نکلے گا؟ دجال کے بارے میں حدیث میں اس قدر تذکرہ آیا ہے کہ اتنا امام مہدیؓ کے بارے میں بھی نہیں ہے۔ ان شاء اللہ، اس پر بھی روشنی ڈالیں گے۔

حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کا نزول

مسلمانوں کا جو ایک تہائی لشکر بچ جائے گا وہ لشکر سمٹ کر فلسطین کے علاقے کی طرف سے ہو کر دمشق کی طرف دوبارہ پہنچے گا اور دمشق کی جامع مسجد میں جس وقت مسلمانوں کا لشکر ٹھہرے گا، اسوقت مسلمان آپس میں تہیہ کر لیں گے کہ اب ہم دجال سے لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ یا ہم رہیں گے یا وہ رہے گا۔ اور دجال کا لشکر مسجد کے گرد گھیرا ڈال لے گا۔

اس رات انتہائی اندھیرا ہوگا۔ فجر کی نماز کیلئے جس وقت مسلمان اٹھیں گے، مسجد میں وضو کریں گے۔ آپس میں عہد کریں گے کہ آج کے دن ہم نے شہید ہو کر ہی جانا ہے۔

امام آگے بڑھے گا۔

مسلمانوں کے امام، امام مہدیؑ ہوں گے۔

مصلے پر کھڑے ہوں گے۔ مکبر تکبیر کہے گا۔

جس وقت اقامت کہنے والا اقامت کہہ چکا ہوگا، اس وقت ایک شخص آسمان کی طرف دیکھے گا اور زور سے کہے گا: وہ دیکھو! اوپر سے کون آرہا ہے؟

اس وقت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو رہے ہوں گے۔

حدیث میں آتا ہے دو زرد رنگ کی چادریں کندھے پر ڈالی ہوئی ہوں گی۔ زلفیں رکھی ہوئی ہوں گی اور زلفوں سے پانی اس طرح ٹپک رہا ہوگا کہ جیسے ابھی غسل کر کے آئے ہوں۔

آسمان سے نازل ہوں گے۔ فرشتوں کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے اور نازل ہو کر مسجد کے مینار پر اتریں گے۔ یہ جس مسجد کا تذکرہ حدیث میں

آ تا ہے، جس مسجد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نازل ہونا ہے۔ اس میں عجیب بات یہ ہے کہ دمشق میں وہ منارہ تو موجود ہے لیکن مسجد کی جو جگہ ہے وہاں پر عیسائیوں کی بستی ہے۔ منارہ موجود ہے، جس کا تذکرہ حدیث میں آ تا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس وقت اتریں گے، اترنے کے بعد سیڑھی طلب فرمائیں گے، کہ اب دار الاسباب میں تشریف لے آئے۔ جب امام مہدیؓ ان سے کہیں گے کہ آپ امامت کرائیں اور نماز پڑھائیں۔ تو اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو جملہ ارشاد فرمائیں گے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس امت میں بعض، بعض کے امام ہیں اور اقامت آپ کیلئے کہی جا چکی ہے لہذا آپ ہی امامت کرائیں۔ مختلف روایات میں جو تذکرہ آتا ہے وہ یہ ہے کہ امام مہدیؓ امامت کرائیں گے اور امام مہدیؓ پہلی رکعت میں ﴿سمع اللہ لمن حمدہ﴾ کہیں گے، اس وقت دجال کیلئے بد دعا کریں گے اور نماز پڑھ کر مسلمانوں سے عہد کریں گے کہ اب ہم دجال کو مار کر ہی چھوڑیں گے۔

مسلمان مسجد کا دروازہ کھولیں گے تو دجال اپنے لشکر کے ساتھ باہر کھڑا ہوگا اور جس وقت دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو دیکھتے ہی ایسے پگھلے گا، جس کا تذکرہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور دجال دیکھتے ہی بھاگے گا لیکن اللہ جل شانہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک معجزہ دیا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نگاہ جہاں جہاں جائے گی، وہاں عیسائی اور یہود مرتے چلے جائیں گے۔ جہاں، جہاں، جہاں تک ان کی سانس جائے گی وہاں وہاں تک عیسائی اور یہود مرتے چلے جائیں گے۔

دجال لعین کا قتل

مسلمان جیسے ہی نکلیں گے تو عیسائی اور یہود بھاگیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام آ گے،

آ گے ہوں گے۔امام مہدیؓ بھی ساتھ ہوں گے اور مسلمان بھی۔دجال اور اس کا لشکر بھاگے گا۔پھر مسلمان قتل عام کریں گے۔اتنا قتل عام کریں گے کہ کوئی درخت یہود کو پناہ نہ دے گا، ۔حدیث میں تذکرہ آتا ہے جس درخت یا پتھر کے پیچھے کوئی یہود چھپا ہوگا وہ یہ پکارے گا کہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اس کو مارو۔ سوائے ایک درخت کے،جس کا تذکرہ حدیث میں آتا ہے کہ وہ درخت یہود کو پناہ دے گا اور یہود کو بھی پتہ ہے اور یہودیوں نے بڑے پیمانے پر اس درخت کی کاشت کی ہوئی ہے۔اس کا نام غرقد ہے۔بہر حال دجال جس وقت بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو لُدّ کے مقام پر قتل کریں گے۔

یہ لُدّ کہاں پر ہے؟اسرائیل کی جو موساد ہے،ان کا وہاں پر ائیر پورٹ بنا ہوا ہے ۔اس لد کے مقام پر جا کر دجال کو قتل کرینگے اور جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے، اس کے بعد اتنی تیزی سے اسلام پھیلے گا کہ پوری روئے زمین پر مسلمانوں کے علاوہ کوئی مذہب نہیں رہے گا۔

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا زمانہ

اس وقت حدیث شریف میں زمین کی برکتوں کا تذکرہ آتا ہے۔فراوانی کا تذکرہ آتا ہے۔مال کی کثرت کا تذکرہ آتا ہے۔اسی وقت زمین اپنی برکتیں ظاہر کرے گی۔اور وہ زمانہ کتنا رہے گا،25سال کا تذکرہ آتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام 25سال تک زمین پر رہیں گے۔اور 25سال بعد انتقال فرمائیں گے۔

جس وقت دجال کو قتل کر دیں گے تو اسی کے قتل کے بعد روضہ اقدس پر حاضری دینگے۔اور حضرت عیسی علیہ السلام،روضہ اقدس پر نبی اکرم ﷺ پر سلام پیش کریں گے ،جس کا تذکرہ حدیث میں آتا ہے تو نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام،حضرت عیسی علیہ السلام

کے سلام کا جواب اس قدر اونچی آواز سے دینگے کہ جتنے لوگ بھی اس وقت مسجد میں ہوں گے وہ سب نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی آواز مبارک کو سن لیں گے۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کا معجزہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰؑ 25 سال یہاں دنیا میں رہیں گے اور شادی بھی کریں گے۔ اور جس وقت انتقال فرما جائیں گے، تو روضۂ اقدس میں نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ دفن ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دفن ہونے کی جگہ وہاں پر آج بھی خالی چھوڑی ہوئی ہے۔ وہ اس طرح سے ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما دونوں انبیا علیہما السلام کے درمیان میں ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس وقت نازل ہوں گے تو اس وقت انکی نبوت ختم نہیں ہوگی۔ نبی سے نبوت چھنتی نہیں ہے۔ وہ نبی بدستور ہوں گے مگر ان پر وحی نہیں آئے گی۔ ان کو نبوت مل چکی ہے اور یہ نبوت کا ملنا نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے سے پہلے ہے یعنی جس وقت وہ آئیں گے وہ ہوں گے تو نبی، لیکن ان پہ نئی شریعت، نئی وحی نازل نہیں ہوگی بلکہ وہ بھی شریعت محمدی علی صاحبہا الصلواۃ والسلام کی تائید اور پیروی کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد

جس وقت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرمائیں گے اس کے بعد بے شمار علامات آتی ہیں وہ تیزی کے ساتھ ہیں۔ اس کے بعد قیامت کا زمانہ اتنا تیزی کے ساتھ ہے اور لوگوں کا دوبارہ بدلنا ہے کہ جتنی تیزی سے اسلام پھیلا تھا اتنی تیزی سے ہی لوگ دوبارہ دین سے پھریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان لوگوں کا بھی تذکرہ آتا ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے اور حکومت کریں گے۔ لوگ اس قدر فتنوں

میں مبتلا ہو جائیں گے دین سے پھر جائیں گے حتیٰ کہ ایمان کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ سر عام کوئی شخص زنا کرے گا تو اس کو زنا سے روکنے والا کوئی شخص نہیں ہوگا۔ حتیٰ کہ مصنف ابن ابی شبیہ کی روایت ہے جو شخص صرف اتنا کہے گا کہ سڑک سے ہٹ کر کنارے پر زنا کرلو، حدیث شریف میں آتا ہے کہ وہ شخص اتنا کہنے والا، وہ اس زمانے میں ایسے ہوگا، جیسے تمہارے زمانے میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور وہ اس وقت صرف اتنا کہے گا کہ سڑک سے ہٹ کر کنارے پر زنا کرلو۔ اتنی تیزی سے لوگ دین سے پھریں گے۔

دابۃ الارض کا نکلنا

پھر اس کے بعد دابۃ الارض کا نکلنا۔ یہ دابۃ الارض کیا ہے؟ یہ صفا مروہ کے درمیان میں سے نکلے گا اور بعض نے فرمایا کہ صفا پہاڑی میں سے نکلے گا۔ یہ جانور ہوگا۔ جو لوگوں سے باتیں کرے گا اور تیزی سے ایمان والوں کی پیشانی پر نشان بھی لگائے گا۔ جس وقت یہ ایمان والوں کی پیشانی پر نشان لگائے گا، اس کے بعد ایک ہوا چلے گی، جو ایمان والوں کی روحیں قبض کرلے گی۔ اور اس دنیا سے سارے ایمان والے چلے جائیں گے۔

بیت اللہ کی تباہی

اس دنیا سے ایمان والوں کے جانے سے پہلے حدیث میں تذکرہ آتا ہے کہ ایک پتلی پتلی ٹانگوں والا حبشی، بیت اللہ کو تباہ کردے گا۔ حتیٰ کہ حج وعمرہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو اٹھایا جائے گا اور جس وقت ایمان والوں کو اٹھالیا جائے گا، اس وقت ایمان والے دنیا سے ختم ہو جائیں گے۔ دنیا میں اس وقت اللہ اللہ کہنے والا اس وقت نہیں رہے گا۔ سب کے سب لوگ حالتِ ایمان سے پھر جائیں گے۔

سورج کا مغرب سے نکلنا

پھر اس وقت سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوگا اور یہ سب سے بڑی قیامت کی علامت ہوگی۔ جس وقت سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوگا، اس وقت کسی کی توبہ قطعاً قبول نہ ہوگی۔

دھواں اور آگ

پھر اس کے بعد دھواں پھیلے گا، جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گا پھر یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گا ملک شام کی طرف

قیامت کا وقوع

اور اس کے بعد صور کا پھونکا جانا ہے اور قیامت کا واقع ہونا ہے۔ یہ سب کچھ کب ہوگا؟ اللہ ہی کے علم میں ہے۔ یہ مختصر تذکرہ ہے۔

علاماتِ قیامت اور عصر حاضر

اس ساری تفصیل سے اتنی بات سامنے آتی ہے۔ ہم اس زمانے کو دیکھتے ہوئے کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ امام مہدیؑ کا زمانہ بالکل قریب ہے؟ حقیقی علم تو اللہ ہی کو ہے اور احتمال کے درجے میں اگر ہم ان علامات کو دیکھتے ہیں، جن علامات کا احادیث میں تذکرہ ہے جیسے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں بلند و بالا عمارتوں کا تعمیر ہونا، عراق سے درہم و دینار کو روک لیا جانا، شام میں قتل و غارت کا ہونا اور شام سے ہجرت کا ہونا اور ہجرت کا کثرت سے ہونا، یہ سب کے سب اس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ وہ علامات ہیں، جو پوری ہو رہی ہیں

اور وہ وقت قریب ہے دور نہیں۔

کیا امام مھدیؓ کا ظہور قریب ہے؟

امام مہدیؓ کے بارے میں اتنی بات ہے کہ امام مہدیؓ اس امت کے مجتہدین اور خلفاء راشدین میں سے ہوں گے اور مجدد ہوں گے۔ مجدد کون ہوتا ہے؟ مجدد کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر میں میری امت میں سے ایسا شخص بھیجتا ہے جو دین کی تجدید کرتا ہے۔ جو سنت ختم ہو چکی ہوتی ہے اس کو زندہ کرتا ہے، اس کو مجدد کہتے ہیں۔ وہ مجدد عام انسان ہی ہوتا ہے اللہ جل شانہ اسی سے دین کے زندہ کرنے کا اعلیٰ پیمانے پر کام لیتا ہے۔ مجدد دین، مختلف صدیوں میں ہوتے ہیں۔ ہم کسی شخص کے بارے میں حتمی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ یہی مجدد ہے۔ ہاں! احتمال ظاہر کر سکتے ہیں۔ کام کو دیکھ کے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہی مجدد لگتے ہیں لیکن بہر حال، مجدد کا ہونا یہ اللہ ہی کے علم میں ہے۔ اگر مجدد ہو اور ہم کہیں کہ یہ مجدد نہیں ہے، ہمارے اس طرح کہنے سے اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بہر حال مجددِ دین گزرے ہیں اور اللہ جل شانہ نے ان سے دین کی تجدید کا کام لیا۔ یہ بات پکی ہے کہ امام مہدیؓ جب آئیں گے، وہ اپنی صدی کے مجدد ہوں گے۔

امام مھدیؓ کا ظہور کب ہے؟

اب مجدد عموماً، صدی کے شروع میں آتے ہیں یا صدی کے اخیر میں۔ اس صدی کے مجدد کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس صدی کا مجدد یا تو پیدا ہو چکا ہے یا صدی کے اخیر میں آئیں گے۔ اب اگر امام مھدیؓ، نے اس صدی تشریف لانا ہے تو بظاہر دو ہی احتمال بنتے ہیں۔ یہ ذہن میں رکھئے کہ یہ میری ذاتی رائے ہے جو سو فیصد غلط ہو سکتا ہے۔ یا تو وہ

صدی کے آغاز میں پیدا ہو چکے ہیں یا صدی کے آخر میں آئیں گے اور یہ بھی تذکرہ بعض روایات میں ملتا ہے کہ ظہور کے وقت امام مہدیؓ کی عمر 40 سال ہو گی ۔بعض روایت میں 50 اور بعض میں 60 کا تذکرہ بھی ہے۔

اگر پچاس یا ساٹھ یا چالیس کی روایت کو لیا جائے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر تو امام مھدیؒ نے اس صدی کے آغاز میں دنیا میں تشریف لانا تھا تو اگلے بیس سے تیس سال میں امام مھدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ممکن ہے کیونکہ ۳۹ سال تو اس صدی ھجری کے گزر گئے۔اور اگر اس صدی کے آخر میں تشریف لانا ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ انکی پیدائش بھی نہ ہوئی ہو۔اس صورت میں یہ بھی احتمال ہے کہ انکی پیدائش ،اس صدی ھجری کے اخیر سالوں میں ہو اگر چہ بظاہر محسوس یہی ہوتا ہے کہ اگلے بیس سے تیس سال اہم ہیں۔یہ اس سیاہ کار کا ذاتی استدلال اور رائے ہے جو سو فیصد غلط بھی ہو سکتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔باقی اس میں کوئی شک نہیں کہ امت کے فساد کا وہ زمانہ جس کی خبر مخبر صادق ﷺ نے دی تھی وہ شروع ہو گیا ہے۔

ہمیں کیا کرنا ہے؟

امام مہدی کا ظہور ہو جانے کے بعد ہم اس خام خیالی میں نہ رہیں کہ امام مہدیؒ آئیں گے تو اس کے بعد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ،ایسا نہیں ہو گا۔اس کیلئے سب سے پہلے ہم کو اپنے اعمال ٹھیک کرنا پڑیں گے۔دیکھیں !امام مہدیؒ کے لشکر کیساتھ وہی شخص ملے گا (یہ میری اپنی ذاتی رائے ہے) جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی محنت میں لگا ہوا ہے، چاہے دین کے کسی شعبے میں لگا ہو۔امت کو سدھارنے میں لگا ہوا ہے، دین کی فکر میں لگا ہوا ہے۔جس کو اپنے اعمال کی فکر ہے۔

قربِ قیامت کی علامات کو جو اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو

بیان فرمایا ہے اس کا مطلب کیا ہے۔مقصد تو یہی ہے کہ میرا امتی جس وقت ان علامات کو دیکھے تو بہ کرے اور تو بہ کر کے اپنے عمل کو ٹھیک کرے حق اور اہل حق کا ساتھ دے اور باطل اور اہل باطل سے بچ جائے۔اور وہ یہ احساس کرے کہ یہ قرب قیامت کا زمانہ ہے ''قیامت'' کا وقت بالکل قریب آ گیا ہے اور اس پر وہ بد دینی کو چھوڑ دے۔چنانچہ اب یہ وہ زمانہ ہے کہ جس میں دجالی قوتیں اپنی پوری محنت میں لگی ہوئی ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کر رہی ہیں ۔اگر آپ آج کے دور کو دیکھیں آج کے دور میں میڈیا اور انٹر نیٹ اور سوشل میڈیا یہ بہت بڑے ہتھیار ہیں جو مسلمانوں کے ذہن کو کنٹرول کر رہے ہیں۔یہ میڈیا جس وقت امام مہدیؓ کا ظہور ہو گا تو دجال کو پوری ، پوری کوریج دے گا۔تا کہ مسلمان امام مہدیؓ کے خلاف ہوں۔نعوذ باللہ من ذالک۔ان کے خلاف ہی لڑیں اور ان کو نہ پہچان پائیں۔

چنانچہ اس وقت ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان اعمال صالحہ کو کثرت سے اختیار کریں۔دعاؤں کا اہتمام کریں۔ان دعاؤں کے اہتمام کے سلسلے میں سورۃ کہف کا خاص طور پر اہتمام رکھیں کیونکہ سورۃ کہف کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس شخص کو سورۃ کہف کی پہلی دس آیات یا آخری دس آیات یاد ہوں گی ، دجال کا ہتھیار اس پر نہیں چل سکے گا ، دجال کا داؤ اس پر نہیں چل سکے گا۔اللہ سے دعا ہے کہ اگر ہماری زندگی میں دجال کا ظہور ہے تو اللہ ہمیں اس کے فتنے سے بچائے (آمین) اور اگر ہماری زندگیوں کے اندر امام مہدی کا ظہور ہے تو اللہ ہمیں امام مہدی کے لشکر میں شامل فرمائے۔(آمین)

(سورہ کہف میں اصحاب کہف نے کہف یعنی غار میں پناہ لی تھی تو بچ گئے تھے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دجال کے فتنہ سے بچ جائیں تو میرے شیخ حضرت مولنا ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ آج کے کہف ، قرآن کے حلقے ، مدارس ، خانقاہیں

اور تبلیغی جماعت ہیں۔اضافہ از مولف)

شاہ عبدالغنیؒ جو دارلعلوم دیو بند کے مہتمم گزرے ہیں انہوں نے ایک بڑا عجیب کام کیا جوان کے تذکرہ میں پڑھا ہے کہ حدیث میں آتا ہے جس وقت امام مہدیؒ کو علماء پہچانیں گے تو اس وقت جن کے پاس بیت اللہ کی کنجی ہے وہ بیت اللہ کی چابی امام مہدیؒ کے سپرد کریں گے اور کہیں گے کہ یہ چابیاں آپ کی امانت اور نشانی ہے۔شاہ صاحبؒ نے جب یہ روایت پڑھی اور دیکھا کہ خانہ کعبہ کی چابی نسل در نسل چلتی

آرہی ہیں۔انہوں نے ایک عجیب کام کیا۔انہوں نے ایک تلوار لی اور ایک خط امام مھدیؒ کے نام لکھا کہ فلاں بن فلاں ہوں اور مکہ مکرمہ میں آپ کے انتظار میں ہجرت کر چکا ہوں اور میں آپ کے انتظار میں ہوں۔لیکن اگر موت پہلے آجائے تو میں یہ اپنا رقعہ آپ تک پہنچانے کے لئے کلید بردار کی نسل کو دیئے جارہا ہوں اور اس کو یہ وصیت کر کے جارہا ہوں کہ یہ خط آگے دے دینا اور جب بھی امام مہدیؒ کا ظہور ہو تو میرا یہ خط ان کو پہنچا دینا اور کہہ دینا کہ مجھ سے زندگی نے وفا نہ کی۔اگر زندگی وفا کرتی تو میں آپ کے لشکر کے اندر سب سے پہلا مجاہد بن کر لڑتا۔

ہم میں سے ہر ایک کی یہی خواہش ہونی چاہئے اور یہی دعا ہونی چاہئے کہ یا اللہ! جس وقت امام مہدیؒ کا ظہور ہو تو یا اللہ اگر ہماری زندگیوں میں ظہور ہے،تو ہمیں ان کے لشکر میں شامل فرما۔اور ہم انہیں کے ساتھ جئیں اور انہیں کے ساتھ مریں کیونکہ جس وقت امام مہدیؒ کا ظہور ہو گا،اہل حق وہی ہوں گے۔نجات والے وہی ہوں گے،جو ان کے ساتھ ہوں گے اور اگر ہماری زندگیوں میں ظہور نہیں ہے،ہماری اولادوں میں ان کا ظہور ہے ،ہماری آنے والی نسلوں نے ان کو دیکھنا ہے،تو اے اللہ! ہماری نسلوں کو ان کے لشکر میں شامل فرما۔یہ دعا اگر مانگتے رہیں تو حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص شہادت اللہ سے مانگتا ہے،

اللہ جل شانہ اس کو جس طرح بھی موت آئے تو نامہ اعمال میں فرشتے اس کو شہید لکھیں گے۔

جو شخص اللہ سے شہادت کی موت مانگتا تھا کہ یا اللہ! تو مجھے شہادت کی موت عطا فرما اگر اس کو جس طرح بھی موت آ گئی تب بھی اللہ جل شانہ اس کو شہید شمار کر لیتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کتنا رحیم ہے کہ اگر ہم ہر روز اپنی دعاؤں میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا وسیلہ شامل کریں کہ یا اللہ اگر امام مہدیؓ نے ہماری زندگیوں میں نکلنا ہے تو ہم کو ان کے لشکر میں شامل فرما، اور ان کے لشکر والے اعمال بھی نصیب فرما، امام مہدیؓ والے اعمال بھی نصیب فرما، جو لوگ انکے ساتھ ہوں گے، ان لوگوں والے اعمال کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں ان لوگوں کے ساتھ جوڑ دینا۔ وہ اس دور میں اہل حق ہوں گے اور جن لوگوں سے تو راضی ہو گا اور جن لوگوں کے بارے میں آپ کے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ انتہائی بہترین ہوں گے جو لوگ شہید ہو جائیں وہ شہدائے بدر کی طرح اور جو غازی ہوں گے وہ غازی بدر کی طرح ہونگے۔

اور ان کے جتنا ان کا اجر ہو گا، اللہ جل شانہ ہم سب کو امام مہدیؓ کے چاہنے والوں میں اور امام مہدیؓ کی اطاعت کرنے والوں میں اور ان کی مدد نصرت کرنیوالوں میں شامل فرمائے۔ اس وقت ہمارے ذمے یہ ہے کہ ہم اللہ کے دین کی محنت کو اختیار کریں اَللہ کے دین کی مدد کریں۔ اللہ جل شانہ کے دین کو پھیلانے میں لگ جائیں۔ اور اللہ کے دین کا پھیلانا یہ اللہ کے دین کے علم کے بغیر ممکن نہیں ہے اللہ کے دین کا علم سیکھیں، سمجھیں مسلمانوں میں پھیلائیں۔ اگر ہم اللہ کے دین کو پھیلانے والوں میں ہیں تو یقیناً اللہ ہمیں قیامت میں سرخرو اور امام مہدیؓ کے لشکر میں شامل فرمائے گا.

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تعارف مولف

نام	:	مفتی حماد فضل
پیدائش	:	یکم اپریل 1982
عصری تعلیم	:	
میٹرک (سائنس گروپ)	:	گریژن اکیڈمی
ایف ایس سی (پری انجینئرنگ)	:	پی اے ایف کالج
بی۔اے	:	پنجاب یونیورسٹی
ایم۔اے	:	پنجاب یونیورسٹی
ایم ایس اسلامک بینکنگ	:	یو۔ایم۔ٹی
پی۔ایچ۔ڈی (اسلامک بینکنگ)	:	زیر تکمیل
دینی تعلیم	:	
فاضل درس نظامی	:	جامعہ مدنیہ جدید
تمرین افتاء	:	حضرت مولانا مفتی محمد زکریا صاحب، مفتی جامعہ اشرفیہ، لاہور
مناصب	:	مہتمم جامعہ طٰہٰ ﷺ

نائب مفتی : دار الافتاء جامعہ طٰہٰ

:

چیئرمین : دار النور فاؤنڈیشن

: حلال فوڈ شریعہ آڈیٹر

اجازت وخلافت : حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم

تالیفات :

1- میرا تذکرہ قرآن میں (زیر تکمیل)

2- خلاصہ تفسیر......(زیر طبع)

3- الاعلام فی الاحادیث المشھورہ علی الالسنہ (جلد اوّل)......(زیر طبع)

4- فتاویٰ حمادیہ (زیر تدوین)

5- تفہیم القدوری (زیر تکمیل)

6- مفید الطالبین شرح زاد الطالبین (زیر تکمیل)

7- Risk in Salam

8- منۃ المنان عربی شرح نور الانوار۔ (زیر تکمیل)

9- وردۃ الازھار اردو شرح نور الانوار۔ (زیر تکمیل)

10- علامات قیامت اور امام مہدی کا ظہور ......مطبوعہ

11- روح کی حقیقت......مطبوعہ

12- محبت ایک امانت ہے......مطبوعہ

13- بیعت کی شرعی حیثیت......مطبوعہ

14- مصباح النحو......(زیرِ طبع)

15- مصباح الصرف......(زیرِ طبع)

16- تمارین مصباح النحو......(زیرِ طبع)

17- تمارین مصباح الصرف......(زیرِ طبع)

18- صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ ......مطبوعہ

ویب سائٹس : askmuftihammad.com

jamiataha.com

مجالس : ہر اتوار کو اصلاحی مجلس بیان بعد از عشاء

ہر ہفتے اور اتوار کو درس قرآن

''میرا تذکرہ قرآن میں''

واٹس ایپ پر تفسیر بیانات، فتاویٰ گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے:

0304 :41 55 140

0322 :84 84 434

برائے خواتین گروپس: 0302 :84 84 434

میرا تذکرہ قرآن مبین

قرآن مجید کی تفسیر ایک بالکل منفرد انداز میں

خصوصیات تفسیر

۱۔ ترجمہ سکھانے کا خاص اہتمام

۲۔ عصر حاضر پر انطباق

۳۔ ہر آیت سے نکلنے والے نکات کا بیان

۴۔ ان نکات کی روشنی میں، اپنے تذکرہ کی تلاش۔

۵۔ ایک ایسی تفسیر، جس کا تعلق آپ سے ہے

آن لائن سننے کے لئے وزٹ کریں jamiataha.com

سورہ بنی اسرائیل اور سورہ فاتحہ کی تفسیر ان شاء اللہ مئی ۲۰۱۸ میں چھپ کر آرہی ہے۔

نیز خلاصہ تفسیر قرآن بھی ن شاء اللہ مئی ۲۰۱۸ میں چھپ کر آرہا ہے۔

منگوانے کے لئے رابطہ نمبر:...... 03025292421، 3044155140

03025292421، 03044155140

مفتی صاحب کی اصلاحی مجالس

ہر اتوار کو جامعہ طہٰ والٹن لاہور میں بعد از عشاء ہوتی ہے۔ ہفتہ وار اصلاحی بیان
اور تفسیر ''میرا تذکرہ قرآن میں'' سننے کے لئے وزٹ کریں

jamiataha.com

آن لائین فتوی کے لئے askmuftihammad.com
فیس بک پر ہمارا پیج لائیک کیجیے۔

web.facebook.com/mufti Hammad fazal

دارالنور فاونڈیشن (رجسٹرڈ)

دارالنور فاونڈیشن کے شعبہ جات

ا۔ النور ایجوکیشنل کمپلکس کاہنہ آتو آصل لاہور مین زیرِ تعمیر ہے۔ جس کے تحت تقریبا سولہ کنال زمین لی گئی ہے۔ جس پر مسجد النور۔ سکول۔ کالج، ہاسٹل یتیم خانہ اور جامعہ کی نئی بلڈنگ تعمیر کی جانی ہے۔ دس کنال زمین کی رقم دی جا چکی ہے اور بقیہ چھ کنال کی رقم باقی ہے، نیز ابھی سب سے پہلے مسجد النور کی تعمیر شروع کی جانے لگی ہے۔ اس پروجیکٹ کی کل لاگت پچاس کرڑوڑ ہے۔ اس رقم کو ایک لاکھ یونٹس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ قیمت فی یونٹ پانچ ہزار ہے۔ اایک یونٹ کو ایک اینٹ کا نام دیا گیا ہے۔ اپنی اینٹ اس کمپلکس کے لئے ڈالئے۔ اور صدقہ جاریہ بنائیے۔

۲۔ جامعہ طہ ﷺ (والٹن کیمپس)

۳۔ معمار پاکستان سکول

۴۔ دارالنور پبلیکیشن

رابطے اور تفصیلات کے لئے 03044155140